CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رعنائیاں

برج لال رعنا

مکتبہ شان ہند دہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ ہیں

طبع اول ...... ایک ہزار

یکم نومبر سنہ ۱۹۵۰ء

قیمت ڈیڑھ روپیہ

پبلشر

مکتبہ شان ہند۔ دہلی

پرنٹر۔ دلّی پرنٹنگ پریس۔ دہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱-	دیباچہ (از علامہ کیفی دہلوی)	۴
۲-	پیش لفظ (از علامہ نیاز فتحپوری)	۶
۳-	تعارف (پروفیسر محروم بی-اے)	۱۰
۴-	ایک مخلص کی آواز- (حضرت منور لکھنوی)	۱۳
۵-	رباعیات	۱۷ سے ۸۳
۶-	ہم لوگ	۸۴
۷-	غزل	۸۵
۸-	غزل	۸۶
۹-	غزل	۸۷
۱۰-	غزل	۸۸
۱۱-	غزل	۸۹
۱۲-	روداد بسنت	۹۰
۱۳-	جنگ	۹۳
۱۴-	بسنت اور شاعر	۹۴
۱۵-	غزلیں	۹۶
۱۶-	غزل	۹۷
۱۷-	اقبال کا نظریۂ حیات	۹۸
۱۸-	ابر رواں کو دیکھکر	۱۰۱
۱۹-	غزل-	۱۰۳
۲۰-	اشعار-	۱۰۳
۲۱-	غزل	۱۰۴
۲۲-	بھگوان کرشن سے خطاب	۱۰۵
۲۳-	یاد ایام گذشتہ	۱۰۷
۲۴-	اشعار	۱۰۸
۲۵-	مہاتما گاندھی	۱۰۹
۲۶-	وطن کا سپاہی	۱۱۰
۲۷-	انقلاب	۱۱۲
۲۸-	آدمیت	۱۱۳
۲۹-	رشوت	۱۱۳
۳۰-	سوز بیوگی	۱۱۴
۳۱-	چور بازاری	۱۱۶
۳۲-	چراغ	۱۱۷
۳۳-	یوم برق	۱۱۸
۳۴-	ہولی	۱۱۹
۳۵-	راز مسرت	۱۱۹
۳۶-	شاعر سے	۱۲۰
۳۷-	رام	۱۲۱
۳۸-	شباب	۱۲۲
۳۹-	پندرہ ۱۵ اگست	۱۲۳
۴۰-	دعوت	۱۲۵
۴۱-	کانگریس	۱۲۶
۴۲-	اے نوجوان	۱۲۷

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیباچہ

علامہ پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفیؔ دہلوی

ملک کے بٹوارے کے نتیجے اور عواقب کئی قسموں پر منقسم ہو سکتے ہیں۔ اور قسموں سے قطع نظر
ادب اور شعر کی فضا میں جو انقلاب اس ملکی تقسیم سے آیا وہ اپنی جگہ کم اہمیت نہیں رکھتا۔
جہاں بہت سے ادیب اور شاعر اہل زبان اور فن کار ہندوستان سے پاکستان چلے گئے
بہت سے پختہ مشق اور نامی ادیب اور شاعر پاکستان کی طرف سے ہندوستان میں آبھی گئے
اسی طرح نو آموز جوان طبع اور تازہ مشق شاعر اور مصنّف بھی اِدھر سے اُدھر اور اُدھر
سے اِدھر آگئے۔

غرضیکہ سرکاری ملازموں۔ ڈاکٹروں اور وکیلوں کی طرح شاعروں کا باہمی مبادلہ
ہوا۔ اور جہاں تک اُردو زبان اور ادب کا تعلق ہے یہ بُرا نہیں ہوا۔ انہیں نقلاب
آوردوں میں لالہ برج لال جگی رعناؔ تخلص ہیں۔ جن کے مجموعۂ کلام پر میں یہ سطریں
لکھ رہا ہوں:

رعناؔ واقعی رعنائی خیال کے مالک ہیں۔ ان کی طبیعت میں شعریت ضرور ہے۔ بلند آہنگی
نہیں، مگر بلند پردازی ان کے کلام میں موجود ہے۔ آج کل ادب اور شعر کی قدریں
بدلی ہوئی ہیں مگر وہ نئے رجحانات سے بالکل ناآشنا نہیں۔ داخلیت کا رنگ اگرچہ
ان کا خاص رنگ ہے مگر وہ ایک طرح کی داخلی خارجیت کا میلان رکھتا ہے۔ نئے ماحول
کے اثر اور زندگی کے نئے تقاضوں سے وہ ناواقف نہیں۔ اسلوب کی نفاست اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کلاسیکی جھلک ان کے کلام کو چمکا دیتی ہے۔ وہاں وہ لاہور سے دور تھے، یہاں ادبی صحبتیں ضرور ان کو استفادے کی طرف کھینچیں گی۔ وہ یہی نہیں کہ ہونہار ہیں بلکہ بہت اچھا کہتے ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں سمجھ کر اور کسی مقصد سے کہتے ہیں۔

خیال کے اظہار۔ اسلوب کی شگفتگی۔ مطالب کی ترتیب اور الفاظ کے انتخاب پر ابھی سے انھیں قدرت حاصل ہے۔ تاثیر ان کے کلام کا حصہ ہے۔ ان میں وہ تمام امکانات موجود ہیں۔ جو نامی اور لافانی شاعری کا لوازمہ سمجھے جاتے ہیں۔

میں ان کے کلام سے محظوظ ہوا، اُمید ہے یہ مجموعہ مقبول اور عام پسند ثابت ہوگا۔

دہلی۔ یکم اکتوبر ۵۰ء

پیش لفظ

(علامہ نیازؔ فتحپوری)

اس دفعہ برسوں کے بعد دِلی آنا ہوا تو یہاں کی دنیا بالکل بدلی ہوئی پائی۔ صوری و معنوی دونوں حیثیتوں سے۔ پہلے جو سڑکیں تھیں وہ آبادی کی کثرت سے گلیاں ہوگئی ہیں، اور جو گلیاں تھیں وہ اب قید خانے ہیں۔ یہ تو ہوئی ظاہری تبدیلی، رہ گئی معنوی تبدیلی، سو اس کو انقلاب کہیئے، کایا پلٹ کہیئے، قیامت کہیئے سب کم ہے۔

کیا کوئی شخص تصوّر کرسکتا تھا کہ مغربی پنجاب کھنچ کر کسی وقت دلّی آجائے گا اور دلّی اُٹھا کر کراچی پھینک دی جائے گی۔ زمین کی طنابیں کھینچنے کا ذکر سنا ہی کرتے تھے، اب اسے آنکھوں سے بھی دیکھ لیا۔

دِلّی میں کم از کم میرے لئے اب اگر کوئی کڑی ایسی رہ گئی ہے جسے ادبی حیثیت سے پاکستان اور بھارت یا ہندو مسلمانوں کے درمیان واسطۃ العقد کہا جاسکتا ہے وہ سردار دیوان سنگھ مفتوں کی ہستی ہے۔ وہ تو کہیئے خیر سے سکھستان نہیں بنا، ورنہ یہ کڑی بھی ہاتھ سے گئی تھی۔ اس لئے اس مرتبہ بھی جب دِلّی آیا تو حسب وضعداری سب سے پہلے میں نے انہیں کے یہاں حاضری دی، کیونکہ یوں بھی میری ان کی ملاقات اب سے ۳۲ سال پہلے کا حادثہ ہے جب میں اور وہ دونوں جوان تھے، حادثہ میں نے اس لئے کہا کہ ان کی جوانی نام تھا یکسر حرکت و عمل کا جواب بھی بفضلہ موجود ہے، اور میری جوانی صرف تصور و خیال کی جوانی تھی اور بدقسمتی سے اب وہ بھی باقی نہیں ہے۔

بہرحال اس مرتبہ جب میں ان کے یہاں ٹھہرا تو جن حضرات سے ملاقات ہوئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ سب میرے لئے بالکل نئے تھے۔ لیکن ان نئی صورتوں کو دیکھ کر میں گھبرایا نہیں جیسی کہ میری عادت ہے، بلکہ مجھے ان سے کچھ اُنس سا ہو چلا جس کا سبب غالباً ان کا ادبی رجحان تھا۔

دلّی سے مسلمانوں کے چلے جانے کے بعد ادبی حیثیت سے اِسے اُجڑ جانا چاہیئے تھا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ کیونکہ جتنے ادبی ذوق رکھنے والے یہاں سے پاکستان گئے، اس سے زیادہ یہاں آ گئے اور اس لئے جس حد تک اُردو کے چرچے کا تعلق ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ گو اس کی نوعیت ضرور بدلی ہوئی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ مغربی پنجاب کے تمام خوش ذوق ہندو کھنچ کر زیادہ تر دہلی ہی آئے، جن میں سے اکثر سردار دیوان سنگھ مفتون کے پاس آتے رہتے ہیں ——

اِن میں سے ایک صاحب برج لال جگی رعنا بھی ہیں۔ جن کا مجموعۂ کلام آپ کے سامنے ہے۔

مجھ سے اُنھوں نے خواہش ظاہر کی کہ میں ان کے کلام پر اظہارِ خیال کروں میں ایسی درخواست کرنے والوں سے انکار تو کبھی نہیں کرتا، لیکن اگر ان کے کلام میں جان نہیں ہوتی تو میں بھی بالکل انجان بن جاتا ہوں اور برابر ٹالتا رہتا ہوں۔ یہاں تک کہ وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ رعنا صاحب کی اس خواہش کو بھی اسی نظریہ کے تحت منظور کر لیا، اس خیال سے کہ جب ٹالنا ہی ہے تو فی الحال کسی کا دل کیوں دُکھایا جائے۔ لیکن جب ان کا کلام میری نگاہ سے گذرا تو مجھے لکھنا بھی پڑا۔ کیونکہ وہ محض اپنے قد و قامت ہی کے لحاظ سے نہیں بلکہ فکر و خیال کے لحاظ سے بھی رعنا ہیں

اس مجموعہ میں سب سے پہلے ان کی رباعیاں میری نگاہ سے گذریں، جب میں کسی شاعر کو رباعیاں لکھنے کی طرف زیادہ مائل پاتا ہوں، تو دو باتیں میرے ذہن میں آتی ہیں ایک یہ کہ یا تو یہ زیادہ دیر تک فکر کرنے سے گھبراتا ہے یا یہ کہ اسکی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فکر و نظر بہت زیادہ وسیع ہے اور اظہارِ خیال پر اسے غیر معمولی قدرت حاصل ہے۔ پھر اکثر و بیشتر تو رباعیاں ذہنی اُلجھنیں ہی ہوتی ہیں، لیکن بعض حضرات ایسے بھی ہیں جو رُباعی لکھنے کی واقعی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ رعنؔا کی رباعیاں زیادہ تر فکرِ صحیح کا نتیجہ ہیں۔ اور ایک خاص منطقی اسلوب رکھتی ہیں۔ ان کی رباعیوں میں صرف مے و مینا، حسن و عشق ہی نہیں بلکہ نفسیاتی احتساب اور تجزیۂ جذبات بھی پایا جاتا ہے جو رباعی کی جان ہے۔

وہ شخص جو یہ رباعی کہہ سکتا ہے۔

ہر رنج مسرت کی خبر لاتا ہے	ہر شعلۂ برق پھول برساتا ہے
آتا ہے محبت میں اک ایسا بھی مقام	ہر چیز کا امتیاز اُٹھ جاتا ہے

وہ سب کچھ کہہ سکتا ہے۔

رباعیوں کے علاوہ اس مجموعے میں ان کی چند نظمیں بھی ہیں جو مختلف زاویوں سے لکھی گئی ہیں، لیکن اس خصوصیت کے ساتھ کہ قال کو حال سے کہیں جُدا ہونے نہیں دیا۔

جب وہ بسنت کا ذکر کرتے ہیں تو رنگ گلال میں ڈوب کر، اور جب جنگ کا ذکر کرتے ہیں تو خون میں نہا کر۔ دونوں وقت ان کی ہستیاں الگ الگ ہوتی ہیں اور کسی شاعر کا اظہارِ بیانی سے اپنے آپ کو اس طرح مختلف ہستیوں میں تقسیم کر لینا معمولی بات نہیں۔

رعنؔا صاحب کو ندرتِ تشبیہہ سے بھی کافی دلچسپی ہے، جس کے ثبوت میں ان کی دو نظمیں "چراغ" اور "ابرِ رواں" پیش کی جا سکتی ہیں۔

"اقبال کا نظریۂ حیات" زیادہ گہری چیز ہے اور اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اقبال کا مطالعہ انھوں نے ایک خاص نظریہ کو سامنے رکھ کر کیا ہے اور پیامِ اقبال کے متعلق جو خار زارِ بحث اس وقت اہلِ نظر کے سامنے ہے اس سے وہ اپنا دامن بہت کچھ بچا لائے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شباب پر بھی ان کی ایک مختصر سی نظم ہے اور بڑی پیاری نظم ہے، اگر میں اس کی داد دینا بھی چاہوں تو انھیں کا یہ مصرعہ سامنے آجاتا ہے کہ

زباں رکھتے ہوئے بھی بے زباں ہونے کا وقت آیا

اس مجموعہ میں ان کی غزلیں بہت کم ہیں، لیکن جتنی بھی ہیں ان میں محبت کی دھیمی دھیمی آنچ ضرور محسوس ہوتی ہے، جو غزل کے ٹھہرے ہوئے لب ولہجہ کے لئے بہت مناسب ہے۔ جوش وخروش یا مبالغہ ان کے یہاں نہیں ہے لیکن زیادہ یہ بھی سیکھ جائیں گے، کیونکہ سردار دیوان سنگھ کو عاشق گری اور معشوق تراشی دونوں میں ید طولیٰ حاصل ہے، اور رعنا صاحب یہاں آئے بغیر رہیں گے نہیں۔

دفتر ریاست دہلی

نیاز فتحپوری

۳ مئی ۵۰ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تعارف

پروفیسر تلوک چند محروم بی۔ اے

راولپنڈی کے جواں سال اور جواں فکر شاعر مسٹر برج لال جگی۔ بی۔ اے متخلص بہ رعنا کا مختصر سا مجموعۂ رباعیات میرے سامنے ہے، اس گلدستہ میں ہر رنگ کے گلہائے مضامین پوری لطافت اور رعنائی کے ساتھ نظر افروز ہیں۔

مسلّم ہے کہ رباعی لکھنے کے لئے کافی مشقِ سخن اور پختگیٔ فکر کی ضرورت ہے اور یہی وجہ ہے کہ عام طور پر شاعر کی زندگی میں رباعی نویسی کا دور آخر میں آتا ہے لیکن رعنا صاحب نے غزل اور نظم کے ساتھ ساتھ رباعی لکھنے کی مشق بھی جاری رکھی ہے اور جہاں ان کی غزلیں اور نظمیں ندرتِ خیال اور حُسنِ بندش کے لحاظ سے ممتاز ہوتی ہیں، اُن کی رباعیاں بھی رباعی کے تمام محاسن سے مالامال نظر آتی ہیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ان کو رباعی سے قدرتی لگاؤ ہے اور کاوش پسند طبیعت پائی ہے۔ جو نئے مضامین اور مناسب ترین الفاظ کی تلاش میں محو رہتی ہے۔

رباعی میں وسعتِ بیان کی گنجائش نہیں ہوتی۔ چار مصرعوں میں پورا مضمون اس شرط کے ساتھ بیان کرنا ہوتا ہے کہ چوتھا مصرعہ پہلے تینوں مصرعوں سے بلحاظ بندش الفاظ وازروئے معنی ممتاز حیثیت رکھتا ہو۔ پہلے تین مصرعے سامع کو ہمہ تن گوش بنا دیتے ہیں اور چوتھا مصرعہ سُنتے ہی وہ پھڑک اُٹھتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اگر رباعی کے چاروں مصرعے ہموار ہوں، یعنی چوتھا مصرعہ مندرجہ بالا خصوصیت کا حامل نہ ہو تو رباعی ناقص سمجھی جاتی ہے۔

میں نے اس نظر سے اس مجموعہ کی بیشتر رباعیوں کو دیکھا اور تمام کو معیار کے مطابق پایا۔ رعنا صاحب نے اس شرط کو ہر رباعی میں بوجہ احسن پورا کیا ہے،

رباعیاتِ رعنا کے محاسن کو بہ تفصیل بیان کرنا تو کسی نقادِ فن کا کام ہے، میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جہاں تک تنوع مضامین، ندرتِ بیان، خلوصِ جذبات اور تشبیہ و استعارہ کا تعلق ہے یہ ایک کامیاب مجموعہ ہے۔

خار و خس سے لے کر گل و گلزار اور اجرام سماوی سے لے کر ذرۂ بے مقدار تک کوئی منظر ایسا نہیں جس کو شاعر نے مضمون کے سانچے میں ڈھال کر پیش نہ کر دیا ہو۔ نئی تشبیہات غیر مرعی بعض مقامات پر نہایت خوبی سے استعمال کی گئی ہیں، جن سے مضمون بہت بلند اور دل پسند ہو گیا ہے، مثلاً

اک اڑتے ہوئے رنگ کی تصویر ہوں میں	اک خواب پریشان کی تعبیر ہوں میں
میں لاکھ حجابوں میں بھی عریاں ہی رہا	شاید کسی نادار کی تقصیر ہوں میں

اپنی عریانی کو "نادار کی تقصیر" سے جو کسی طرح چھپائے نہیں چھپتی مشابہ کیا ہے۔ بالکل نئی تشبیہ ہے۔

نزاکتِ خیال کی مثالیں بھی کمیاب نہیں۔ مثلاً

ہر پھول ترے جمال کی ہے تصویر	ہر خار ترے جلال کی ہے تصویر
ہر نقش سے کھلتا ہے ترا رنگِ صفات	گلزار ترے خیال کی ہے تصویر

بعض رباعیوں میں اخلاق اور تصوف کا بیان قادر الکلام شعرا کی طرح صورت پذیر ہوا ہے۔ مثلاً

اک شعر ہے اور اسکی ہیں تفسیریں سنو	اک رنگ ہے اور اسکی ہیں تصویریں سنو
وحدت ہی سے کثرت ہے جہاں میں پیدا	اک مہر ہے اور اسکی ہیں تنویریں سنو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہر صبح کسی شام کا آئینہ ہے
ہر دانہ کسی دام کا آئینہ ہے
دیکھے جو کوئی چشمِ حقیقت بیں سے
آغاز ہی انجام کا آئینہ ہے

بیشتر رباعیاں جذباتی مضامین پر مشتمل ہیں اور جذبات ہی شعر کی جان ہوتے ہیں۔ اس میدان میں شاعر کی طبیعت نے خوب جوہر دکھائے ہیں مثال کے طور پر

اُمید کا دامنِ دلآرا چھوڑا
کمزور سفینے کا سہارا چھوڑا
ہنستا ہوا موجوں میں بہا جاتا ہوں
آرام سے ہوں جب سے کنارا چھوڑا

ہر غنچۂ نورس گلِ خنداں ہو جائے
تارِ رگِ گل رشتۂ پیماں ہو جائے
بندھ جائے اگر اسکا تصوّر رعنا
ہر ذرّہ سے پیدا صنمستاں ہو جائے

اکثر شبِ ہجور میں کھو جاتا ہوں
افکار میں دیوانہ سا ہو جاتا ہوں
جی چاہتا ہے شعر میں کہدوں تجھ کو
بس سوچتے ہی سوچتے سو جاتا ہوں

ممکن ہے بعض نکتہ چینیوں کو "کہہ دوں" "بیان کروں" کے معنوں میں قبول نہ ہو لیکن "شعر میں کہہ دوں" کے پہلو دار بیان کی داد اہلِ ذوق ضرور دیں گے۔

غرض رباعیاتِ رعنا ایک مختصر رنگین مرقع ہے، جس میں ہر تصویر کسی نہ کسی پہلو سے جاذبِ نظر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ دیکھنے والی آنکھ اس میں سامانِ انبساط و کیف و نشاط کی کمی نہ پائے گی۔

راولپنڈی
۴ مئی ۱۹۴۷ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک مخلص کی آواز

منشی بشیشور پرشاد صاحب منورؔ لکھنوی

شدّت اور انہماک کو پنجاب کی خصوصیات میں بدرجہ اتم جگہ حاصل ہے۔ عام اس سے کہ اس کا اظہار تعمیری ہوتا ہے یا تخریبی، اگر تعمیری ہوتا ہے تو یہ وصف سونے پر سہاگے کا کام کرتا ہے، اگر تخریبی ہوتا ہے تو اس سے سماج کی عمارت منہدم ہوجانے کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے، خواہ ذہنی طور پر خواہ عملی طور پر۔

اس شدت اور انہماک کا اظہار شعر و ادب کی دنیا میں بھی نظر آتا ہے اس میں شک نہیں کہ جس روز سے پنجاب والوں کو اُردو کے ساتھ وابستگی ہوئی اس کی مسلسل کاوشوں اور سرگرمیوں نے لکھنؤ اور دہلی کو پس پشت ڈال دیا اور اگرچہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ مدتوں رہا کہ اردو کے خاص ٹھیکے دار مسلمان ہیں ہندو نہیں، تاہم ہندو شاعروں اور ادیبوں کی تعداد بھی یوماً فیوماً بڑھتی ہی رہی اور ان کے زورِ قلم سے جتنا لٹریچر اردو زبان کو مل چکا ہے یا مل رہا ہے اسکی مقدار بھی قابل قدر ہے اور اسکے اوصاف بھی قابل ذکر۔

اُردو شعر و ادب کی رزمگاہ کے انھیں پنجابی جیالوں میں رعناؔ صاحب بھی ہیں جب سے ان ادبی سورماؤں کا ورود دہلی میں ہوا ہے، میں برابر غور کرتا رہتا ہوں کہ ان میں شدت و انہماک کا عنصر تقسیم ملک کے ناگفتہ بہ اثرات کے باوجود کس طرح برابر اپنا کام کر رہا ہے۔

برج لال صاحب رعناؔ بہت عرصہ سے شعر کہہ رہے ہیں، میں مختلف رسالوں میں آپ کا کلام شوق سے پڑھتا رہا ہوں، ادبی کشمکش کے اس دور میں رعناؔ کے مقام کا تعین کرنا میرا کام نہیں ہے، لیکن یہ میں کہہ سکتا ہوں کہ ان کا شمار بھی پنجاب کے اچھے کہنے والوں میں سے ہے۔ وہ اپنے نظریے قائم کرتے وقت کسی غیر ملک کی طرف نظر اٹھا کر نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیکھتے اور خاص طور پر ادب جدید کی غیر آزمودہ اور خام رہگذر کی طرف قدم بڑھانے کی انھوں نے غالباً نیت بھی نہیں کی ہے، وہ ادب میں ان پرانی قدروں کے قائل ہیں جو نہ جانے کتنے عظیم تجربوں کے بعد متعین ہو چکی ہیں یہ ممکن ہے کہ بعض حالات میں اُن قدروں سے ہمارا کام نہ چلتا ہو یا نہ چل سکتا ہو، لیکن ایسا تو ہرگز نہیں ہے کہ وہ قدریں سرے سے ناقص۔ بوسیدہ اور از کار رفتہ ہو گئی ہیں۔

ادب جدید اور خاص طور پر منظوم ادب جدید کی افادیت کے متعلق خواہ میں ایک مرتبہ ادب جدید کے علمبرداروں سے عملاً نہیں بلکہ اصولاً متفق بھی ہوں (کیونکہ طریق عمل میں اختلاف کی بہت بڑی گنجایش ہے اور یہ طریق عمل کا ہی سوال ہے جو ہمارے اور ترقی پسند ادیبوں کے درمیان خلیج بن کر حائل ہو گیا ہے) تاہم نظم جدید کے اسالیب سے شاعری کا وہ مقصد پورا ہوتا نظر نہیں آتا جسے ہم وجدانی سرور کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں۔ حسن صورت کی جاذبیت میں حسن لباس سے جس طرح اضافہ ہوتا ہے اسیطرح شاعری میں حسن تخیل کو دیدہ زیب اسالیب سے بھی فروغ حاصل ہونے میں مدد ملتی ہے نظم جدید کے اسالیب میں ترنم۔ نغمگی، ہم وضعی (SYMMETRY.) کی صلاحیت بہت کم ملے گی۔ اختر الایمان اور ایسے ہی محدودے چند، ترقی پسند ادیبوں کو چھوڑ کر عام طور پر "نظم جدید" کے پرستاروں کا انداز بیان شتر بے مہار کی رفتار سے ملتا جلتا نظر آئے گا۔ اگر اونٹ کی چال اور ہرن کی رفتار میں دلکشی اور جاذبیت کے لحاظ سے کچھ فرق آپ محسوس کریں گے تو یقیناً ایسا ہی فرق آپ کو نظم جدید اور نظم قدیم کے اسالیب میں نظر آئے گا۔

چنانچہ برج لال صاحب رعنا بھی رم غزال ہی کے دلدادہ و شیفتہ ہیں، پنجاب کے قریب قریب ہر شاعر پر اقبال کا اثر ہے اور ہونا بھی چاہیئے، اقبال کے مذہبی یا سیاسی نظریوں سے ہمیں بھلے ہی اختلاف ہو۔ ہم انھیں ہندوستان کا قومی شاعر مانیں یا نہ مانیں یہ سوال الگ ہے مگر اقبال کا انداز بیان ایک خاص اہمیت رکھتا ہے، آپ اسی انداز بیان کا تتبع پنجاب کے اکثر و بیشتر شعرا کے کلام میں پائینگے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ فطری چیز ہے۔ رعنا صاحب کے کلام میں بھی وہی "اقبالیت" پائی جاتی ہے
کہتے ہیں ؎

اگر اے ننگ ہستی کچھ مذاقِ زندگانی ہے
شرارِ آرزو سے مُردہ دل میں جان پیدا کر
بدل دے رنگِ نو سے زندگی کے نقشِ کہنہ کو
نئی دنیا، نئی محفل، نیا سامان پیدا کر
کہیں ابرِ کرم بنکر گل و ریحاں میں ظاہر ہو
کہیں مہتاب بن کر بحر میں طوفان پیدا کر
زمانے کی طبیعت کا تقاضا ہی بدل جانا
بدل جس کا نہیں ممکن تو وہ ایمان پیدا کر

عمل سے ہی بہارِ گلشنِ دنیائے فانی ہے
عمل ہی زندگانی ہے، عمل ہی زندگانی ہے

کون کہہ سکتا ہے کہ قدیم اسالیب کے پابند ہو کر بھی رعنا ادبِ جدید کے علمبرداروں میں نہیں ہیں۔

جنگ کے عنوان سے رعنا صاحب نے ایک بڑی پیاری نظم لکھی ہے اور ان جذبات کی طرف بڑے لطیف پیرائے میں اشارہ کیا ہے جن کے ماتحت انسان کے دل میں جنگ کا ولولہ پیدا ہوتا ہے، ان کا یہ مصرعہ تو بہت ہی حسین ہے ؎

دل ہوا پیدا تو اسکے ساتھ جاگ اُٹھی اُمنگ

اپنی نظم "دعوت" رعنا صاحب نے غالباً ادبی سبھا کی ایک نشست میں پڑھی تھی، رعنا صاحب اس سبھا کے بانیوں میں ہیں اور اس کا وجود ذاتی شدت اور انہماک کا نتیجہ ہے جس کا شروع شروع میں ذکر کر چکا ہوں مجھے یہ نظم بہت پسند ہے، ذرا طلوعِ نظم کا انداز ملاحظہ ہو ؎

بادۂ خواب سے سرشار رہے گا کب تک
دامِ ظلمت میں گرفتار رہے گا کب تک
صبح کے جلوے سے بیزار رہے گا کب تک
اُٹھ کے خورشید کو اُبھرے تو بہت دیر ہوئی

پھول دامن میں لئے بادِ صبا آ بھی چکی
گوشے گوشے میں شعاعوں کی ضیا آ بھی چکی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ذرّے ذرّے میں جوانی کی ادا آبھی چکی
اُٹھ کہ خورشید کو اُبھرے تو بہت دیر ہوئی

کتنے برجستہ مصرے ہیں اور پیغام عمل کے کتنے اچھے نمونے ہیں۔

نظم "بسنت اور شاعر" میں ایک مصرعہ بے پناہ ہے۔ ع

"شاعر کی آنکھ اور ہے دنیا کی آنکھ اور" - اس نظم میں غنچہ اور شاعر کی گفتگو کتنی معنی خیز اور پر لطف ہے۔ بسنت کا لطف اُٹھانے کے واسطے شاعر کے لئے مادی آنکھوں کی ضرورت نہیں۔ بسنت کیا شاعر تو مظاہرات فطرت کی ایک ایک ادا کو اپنی انوکھی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اس لئے بجا طور پر رعنا نے نہایت عجیب انداز سے یہ حسین نظم لکھی ہے، اسے جتنی بار پڑھتا ہوں ایک خاص لطف حاصل ہوتا ہے۔

"اقبال کا نظریہ حیات" یہ بھی رعنا کی ایک نہایت کامیاب نظموں میں ہے، زندگی کو میٹھے سروں کا ایک فردوس گوش قرار دنیا جہاں اقبال کی ندرت خیال کا اچھوتا نمونہ ہے وہاں رعنا کے ہاتھوں اس ندرت خیال کو جس دیدہ زیب پوشاک سے آراستہ کیا گیا ہے، اس سے بھی کلیجے میں ایک خاص قسم کی مسوس پیدا ہوتی ہے اسی لئے رعنا کہتے ہیں ؎

ان سُروں کی جاذبیت آدمی کے دل سے پوچھ
زندگی کی قدر و قیمت آدمی کے دل سے پوچھ

رعنا نے غزلیں بھی کہی ہیں اور رباعیاں بھی۔ غزل سے رعنا کو خاص لگاؤ ہے، آپ کو بیشتر اشعار ناخن بر دل ملیں گے۔ ان کی غزلوں میں جدید رجحانات پائے جاتے ہیں، ان کی رباعیوں کے متعلق کیا عرض کروں۔ ہر رباعی میں ایک نکتہ ہے، ایک درس ہے، انداز بیان میں صفائی ہے، سلاست ہے۔

پنجاب کے ہر ادیب اور شاعر کو آج فخر ہے اور بجا طور پر فخر ہے کہ اس نے اُردو ادب کے نشوونما کیلئے وہ سب کچھ کیا جو اسکے امکان میں تھا۔ اسکا سہرا جتنا مسلمانوں کے سر ہے اُس سے کچھ زیادہ ہی ہندوؤں کے سر ہے اور اس مشترکہ کامیابی کے ایک حصہ دار برج لال صاحب رعنا جگی بھی ہیں ⁂

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱)

دل میں تیری ہی صورت چھپائے رکھوں
سر جو محبت کی شمع جلائے رکھوں
جی چاہتا ہے آنکھوں کی مالا لیکر
تیرے تصور میں جھکائے رکھوں

---

(۲)

انعکاس میں اذکار میں پیدا ہوا ہے
ہر رنگ سے اشعار میں پیدا ہوا ہے
ہر تشبیہ میں تشبیب تجلی بن کر
ہر شے سے انوار میں پیدا ہوا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۳)

آشنا ہیں کس کی مجبوری سے ہستی کی پہچانی ہوئی ہوں میں
ہر یک بیکس سے آشفتہ سامانی ہوئی ہوں میں
محو ہو کر تنہائی کی ویرانی ہوئی ہوں میں
کسی مطلب سے کسی کی حیرانی ہوئی ہوں میں
تماشا

---

(۴)

شعلہ ہوں کہ طوفان کی طغیانی ہوں میں
کلفت ہوں کہ موج تماشا کی حیرانی ہوں میں
کچھ لو ہیں شمشیر کی طرح معنی ہوں
کچھ لو یہاں میں نقش فانی ہوں میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۵)

شعلے ہیں کہیں اور کہیں ہیں طوفاں
آفات میں مبتلا ہے بے بس انساں
شیطان کو سونپ کر نظامِ عالم
فردوس میں سو رہا ہے شاید یزداں

(۱۶)

جو شاخ ہے شمشیر نظر آتی ہے
جو موج ہے زنجیر نظر آتی ہے
رعنا بھی معمورۂ دنیا کے وتیرہ ہیں
بیداد کی تصویر نظر آتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۷)

ہر رنج و غم راحت فزا ہوا جاتا ہے
جو درد ہے وہ دوا ہوا جاتا ہے
جب سے سنا ہے خیال میں دیکھتا ہوں
عالم جنت نما ہوا جاتا ہے

(۸)

دریا کی روانی ہے روانی میری
طوفاں کی جوانی ہے جوانی میری
سب کچھ ہوں کہ کچھ بھی نہیں ہوں اے غنا
ہستی کی کہانی ہے کہانی میری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۹)

کیا اثر کی صحبت میں بھری کا ہوتا ہے
جلتا ہے دل آنکھوں میں تری کا ہوتا ہے
دم الٹ رہا ہے سینے میں بن جاتا ہے جگر مرا
چھٹی ہے یہ بھی تری آخری کا ہوتا ہے

(۱۰)

شب ہے یہ لیکن جو ہے گلشن ساقی
نغمہ میں ہے سرود فزا ہے بستاں ساقی
ساغر کی چھلک میں ہے جو ہے چھلکتا ایرا
دنیا کی ہیں جنت کا نظارہ ساقی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۱)

اکثر شبِ دیجور میں کھو جاتا ہوں
افکار میں دیوانہ سا ہو جاتا ہوں
جی چاہتا ہے شعر میں کہدوں دل کی
تب سوچتے ہی سوچتے سو جاتا ہوں

(۱۲)

جب قلب کی گہرائی میں کھو جاتا ہوں
تب عرشِ معلّیٰ کی خبر لاتا ہوں
اٹھ جاتا ہے آنکھوں سے حجابِ ہستی
اپنی ہی خودی کو میں خدا پاتا ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۳)

زیرِ ابر اک سمندر خوب بہتے جاتے ہیں

دن رات چمکتے جگنوں سے گرتے جاتے ہیں

شباب پہ کہ دم تر ہوں یاں کی گلستاں آراہو

ہم سے آئی کا وطن میں جب جا بجا ہیں

(۱۴)

ہے غنچہ قدرت میں سب خنداں ہو جائے

یار ایک گل اپنے بنفشہ یہاں ہو جائے

بہار صبا سے اگر اس کا تصور رہنا

ہم دوا کے سپید افشاں ہو جائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۵۱)

بہ داغ عاشقاں زنداں یاراں میرود جانے
بہ سامانی کہ دارم الٰہی تنہایاں میرود جانے
بہ این تشنہ لب بس که ایں دلبری ای ایں
بہ چشمی کہ اونو تبہ ایں شتابان میرود جانے

---

(۱۵۲) مستی

ز رونق بادہ مستی
دلا شاید کہ جاں رونق بجام بادہ مستی
بہ بزم نغمہ ساز باب بجام بادہ مستی
اے گرد کر بیکار ... دلا
بکیف ایں اور دو ... نظام مستی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۷)

پتہ واتتھ نا بو وا شعلہ پہ مہ بس ایانی
عشق سے ہیر اد وس سے بہ غم فانی
الله ا سے بہ نیر ستی لتش یانتی نمی
حیران سے بہ برا د واتتھ ستہ لانی

---

(۱۸)

میں پیا تیری کی محبت میں فنا ہو جاؤں
خودا نے غم دل کی دوا ہو جاؤں
ترے نقش قدم پہ میں سر کو جھکا
میں عالم شمع پہ میں پروانہ ہو جاؤں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۹)

کوئی ستم گر سے تیغ جفا ہو رہی ہے
ہر گام ترے سر کی تباندہ بلا ہو رہی ہے
ابر اور دل سے تری یاد کا پینا معلوم
موتی سے سیہ میں آب جدا ہو رہی ہے

---

(۲۰)

ہاں شعر میں تری کمال چھپاتا ہوں میں
ہر سے میں نیا گیت سناتا ہوں میں
دیوان سے اسرار الٰہی کے حقیقت ارفع
ہر رنگ کی تصویر دکھاتا ہوں میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(٢١)

الا سم حیات سے سر پہ اسپتال ہو گیا
اور اس سے پہ ہوں زندہ نقش حیران ہو نہیں
کیا دیر ہیں آرام ہم کا سایہ پہ وقوعہ جوں
ہوا ایک ہی کا سایہ سے گیسو حیران ہیں

(٢٢) سر کی صورت

سکھاتی ہے سر کی لذت
الفواد سے سکھاتی ہے پھول سے گور آبکار بہار
انکار سے نفس سے سکھاتی ہے اپنی کی فطرت
پیشگی
الطاف سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۲۳)

سیماب ہے سحاب کی فطرت ہے تو
اقبال کی بدلتی ہوئی قسمت ہے تو
اک آن میں ہے سکون نہیں جلوہ پذیر
دنیائے زمانہ کی طبیعت ہے تو

---

(۲۴)

غم سے تفریح زندگانی ہوتی ہے
ظلمت بھی عین شادمانی ہوتی ہے
جب سے وہ بارہ ور تصور میں ہے
میری ہر رات شب جوانی ہوتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(۲۵)

ہے باغ سے غنچے کی نوا اٹھتی ہے
ہے جسم سے آہ و نالۂ ضیا اٹھتی ہے
ہے شیشے میں باد آتش کا ہے فوارۂ فیض
ہے گرد سے موج بادل کی صدا اٹھتی ہے

---

(۲۶)

پھولوں میں پیروی کا رنگ کہیں ہے اب تک
چمکیں ہیں وہی ہار جس کی چمک ہے اب تک
انسان میں نہیں آس کی پڑی انبساط
ہار وہ میں یادوں کی انگی چمک ہے اب تک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۱۵)

پردے میں کہاں کہاں کوئی حسن چھپتا ہے
گر لاکھ چھپے پھر بھی نہیں چھپتا ہے
اوڑھے بھی اگر اپنے سر کی چادر
پھر بھی زمانے سے نہیں چھپتا ہے

(۱۱۶)

ہر نقش کو نقش عشق بنا دیتا ہے
انسان کو انسان بنا دیتا ہے
ہر شے کا بجھا ہوا شعلۂ رعنا
جھونکے سے ہوس کے پھر جلا دیتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۴۹)

ہر سانس میں مجھ پہ ایک سب طلاست کا ہے
ہر حال میں مجھ پہ لطف گو ہے ترے تصویر
اتا ہی جا نہیں پہ حسن کسی سے ونروان بھی
تیا پڑ کیا ہوں میں بیچ کسی کی جہیر مرحوم

(۵۰)

گر پھول میں یہ جلووں کو دکھاتا ہے تو
گر قلب میں جلووں کو چھپاتا ہے تو
بیٹھا ہوا ہوں تیرے آستاں پہ لیکن
سیوں میں تیری [illegible] میں نہیں پاتا ہے تو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۳۰)

چھو چھو کے ہو سے اور ویرانہ جگا رہا ہے بستی
پانی جز اس کا سے سب بسا رہا ہے بستی
اُس کی بے بھولی ہوئی صورت فنا لے لے دیتا
یہ چھاپا ہے سر دو ہے ترا رہا ہے بستی

---

(۱۳۱)

دشنام کرے کوئی تو دعا دیتا ہوں
نفرت کا محبت سے صلا دیتا ہوں
ہے عجز سے کرتا ہوں مسخر سب کو
دیوار گرے بھی تو بنا دیتا ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۳۳)

فریاد میں تاثیر کہاں سے لاؤں
ظلمات میں تنویر کہاں سے لاؤں
بے پیر ہوں تدبیر کرتا ہوں مگر اے رعنا
کھوئی ہوئی تقدیر کہاں سے لاؤں

---

(۳۴)

میں حسن بھی ہوں حسن کی تصویر بھی ہاں
میں معنی بھی ہوں معنی کی تنویر بھی ہوں
جو ہے میں عیاں تمام مجھ سے رعنا
آئینہ بھی ہوں آئینۂ تمثیل بھی ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۵٣)

یہ بات چہ ترسے مونز لب پلتے ہیں
ہر شام کو دل ان آستیں کی جیب سے پلتے ہیں
اے دوست سے نظم کیوں نہیں پاس آتا ہو
اس وقت لکھ کے پیسے مونز لب پہ بستے ہیں

(۵۴)

قطرہ بحر ان نظم وطن استوار کرے
ذرہ باہون نظم دار اسے صحرا کرے
اے حسن نظم آریک نکتی کرے
گلستان بلبل نظم آدمی کرے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۳۳)

اک شعر ہے اور اسکی ہیں پانچ نقش بیت شعو
اک رنگ ہے اور اسکی ہیں پانچ تصویر بیت شعو
وحدت ہی یا ہے کثرت ہے جہاں پانچ
اک میں ہے اور اسکی ہیں پانچ تصویریں شو

---

(۳۴)

شمع ہوئے گو بچھڑا ہے
غنچہ سہی سکھول سے بچھڑا ہے
پھوٹ سے ہر نور حیات تو کی سمیہ
انسان کہیں موت سے بچھڑا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۳۹)

ساقی جو نہ ہو بادہ پرستی کیا ہے
احساس نہ ہو تو دورِ مستی کیا ہے
بیکار ہے گر عشق سے خالی ہے زیست
جب روح نہ ہو جسم کی ہستی کیا ہے

(۴۰)

گر عیش ہے احساس سے خنداں ہونا
گر رنج ہے ایسا ہی تو ہیں گریاں ہونا
گلشن میں جسے ایسے جہاں میں غنچہ
ہے اصل میں حیران و پریشاں ہونا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۴۱)

اسکول سے نکلی ہے کہانی میری
اک لوٹا ہوا دل ہے نشانی میری
اے اہلِ محبت کو سمجھنے والو
گذری ہے حسینوں میں جوانی میری

(۴۲)

اک جلوۂ نادیدہ کا پروانہ ہوں
اک عشوۂ مستور کا افسانہ ہوں
ہاتھ آئے نہ جو اس کی لگن ہے مجھ کو
دیوانہ ہوں دیوانہ ہوں دیوانہ ہوں!!!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۴۳)

پھر ان کی جدائی کا خیال آتا ہے
پھر قلب میں فنا سوزِ شب ملال آتا ہے
ڈرتا ہوں کہیں ایسا ٹوٹ نہ جائے پھر دل
اس جام میں پھر ہلکا سا بال آتا ہے

---

(۴۴)

آنکھوں میں سرشکوں کی گھٹا چھائی ہے
بیتابیٔ دل نے برق چمکائی ہے
دل سانس کی موجوں سے بنا ہے مجبور
الفت نے کہ برسات کی ادا پائی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۲۵)

ہر اشک ٹپکا ہے ستارہ بن کر
ہر موج اچھلتی ہے کنارہ بن کر
ملتی ہے دلِ یاس زدہ میں امید
طوفان میں تنکے کا سہارا بن کر

(۲۶)

کھوئی ہوئی دولت ہے عنایات ان کی
گذری ہوئی ساعت ہے عنایات ان کی
ملتی ہی نہیں اب وہ نگاہِ پُر لطف!
شاید دمِ رخصت ہے عنایات ان کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۴۷)

یوں تیری ہی محبت میں فنا ہو جاؤں

زیر ان قدموں کا صدمے سے ہوا ہو جاؤں

ہو جائے تیرا وصل سے تسکیں حاصل

اے کاش تیرے لب کی صدا ہو جاؤں

---

(۴۸)

کہ عشق میں تیرے شعلوں سے جدا ہوتی ہے

کہ دہر میں یار کے غم کی دوا ہوتی ہے

بن جانا ہے اگر گوہر کی بہا ہوتی فرشتہ ابر

کیا خبر نہ سے سر کی دعا ہوتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۹۴)

کب دوام میں تصویرِ جاں کی ضیا نہیں چھپتی ہے
کب نہاں سیل میں یہ گھٹا نہیں چھپتی ہے
ذرہ بھی کبھی ہوا ہے کسی کا پابند
مٹھی میں کبھی ہوتی ہوا بند چھپتی ہے

---

(۹۵)

اک شوق کی دنیا میں چھپا بیٹھا ہوں
خود دل میں تمنا میں چھپا بیٹھا ہوں
ڈھونڈھا کرے عالم کی بلا میں مجھ کو
میں عالم اسباب میں چھپا بیٹھا ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۵۱)

اک اڑتے ہوئے رنگ کی صورت بھی نہیں
اک خواب پریشاں کی تعبیر بھی نہیں
ہیں لاکھ جا اوبال میں بھی غم الم کی بار
تنہا پہ کسی ناداری کی تقصیر بھی نہیں

(۵۲)

ہمیں تو شکستگاں ہوئے کہ زنداں میں محصور ہیں
ستم گر کی جو شب ہے تیرا افشاں ایساں میں
سیہ شمع فروزاں کا ہیولا دود پیچاں
جہاں میں یہ اک حال پریشاں محو اس میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۳۵)

ہے گو دشت میں نخل پہ ثمر کا ملنا
ہے گلشن میں عشرت کی جگہ کا ملنا
اللہ کی رحمت کا نشاں ہے گویا
عالم میں کسی نیک بشر کا ملنا

---

(۱۳۶)

تاروں سے جو راتوں میں ضیا ہوتی ہے
پھولوں سے وہ باغوں میں بہار ہوتی ہے
بیٹھا ہے کوئی چھپ کے یعنی ان میں
ورنہ کسے غنچے پہ نوا ہوتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۵۵)

کھل کھل کے اجڑ جاتا ہے باغ ہستی
بس بس کے اجڑ جاتا ہے داغ ہستی
طوفان ابل ابل اٹھا گھٹا سے لیکن
بجھتی ہی جل اٹھتا ہے چراغ ہستی

---

(۵۶)

بجلی کی رنگ توپ سے خزن سن کا ہے
سانپ کی رسائی سے ہے دامن کا ہے
تابانی سکھ چین ہے تمہ سے ہوا ہیل ازل سے عونا
گلشن کا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۵۷)

گلشن میں صبا کا جب گذر ہوتا ہے
ہر صبح میں پیالۂ گل کا گھر ہوتا ہے
پھول حقیقت یہ ہے بنی بارعنا
ہر چیز پہ محبت کا اثر ہوتا ہے

---

(۵۸)

ہستی کے لئے اب یہ ہوا لازم ہے
اندھے کے لئے دو صبر و عصا لازم ہے
انسان کی بھلائی کے لئے دنیا میں
انسان کے لئے عشق و وفا لازم ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۹۵)

دل حاملِ ارمان ہوا جاتا ہے
اک بوند سے طوفان ہوا جاتا ہے
پیدا کبھی ہوتا نہیں ارمان شاید
اک شوخ کا پیکان ہوا جاتا ہے

---

(۱۹۶)

بہتی ہوئی سے دریا کی روانی کہیے
اٹھتی ہوئی سے شعلے کی جوانی کہیے
پازیب ہے دم بھر کا تماشا رعنا
ہنستی ہوئی سے غزل کی کہانی کہیے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۶)

کلیاں ہیں کہ داغ ہو دل میں چھپائی ہے

مستی کی کا روش روش کو مہکائی ہے

بھرتی ہے داماں نظر پھولوں سے

یاد آتی ہے تیری کہ بہار آئی ہے

---

(۱۷)

پیمانہ بدوش و نظر کر کے ادھر آیا

رند ترک میں تیرے وہ گلفام ادھر آیا

ہر سانس ہوائے خلد کا جھونکا ہے

شاید کوئی محبوب کا پیغام آیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۰۳)

افکار سے پیدا ہو دماغ اور تپش ہو
ملنج آب سے پیدا ہو ایاغ اور تپش ہو
اے دل غم الفت سے نہ گھبرا اتنا
اس آگ سے کیا ہو جو چراغ اور تپش ہو

---

(۱۰۴)

ہر شوق کو بے پناہ گناہ کرتا ہوں میں
پایاں ہے ایک راہ کہ کرتا ہوں میں
شاید تری رحمت کو بہانہ مل جائے
یہ سوچ کے ہی گناہ کرتا ہوں میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۵)

سمہ اوس سمہ عشق کارا سمجھا
سمہ اشک سمہ سمہ وہیت سکیتن سمجھا
الند سے تنبیہ تصور و عرفانا
سی وطن ناپختہ سمہ سکہ سمہ سکہ سمجھا

(۱۶)

دل لو سے سے شمع داغ ہاتھ آیا
جلتا ہوا کسی چراغ ہاتھ آیا
بیک کتری کی الفت سی زبان پایا
شمہ باہو سے ایسراغ ہاتھ آیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۶۷)

پھولوں کی ڈالی کی سی ہنسی آگ سی ٹہنی پہ شبنم دیکھا
انداز طرح سے ہیں ان آنکھوں کا سا سرمہ دیکھا
عالم کی سیر کی دور دور کی بستی کا تماشہ شستہ دیکھا
اس اور کی عالم پر بس عالم دیکھا

(۶۸)

ما کہ شمردہ نقش بس سے ہوتی ہے
جب طرح کی کہ نسبت کی ساز سے ہوتی ہے
سکھ میں شکی سے نظر سے آن کی
ساری دنیا دیکھ کے اور کی شنید سے ہوتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(٦٩)

پھینکی تمن پئی بل آکھریا
پھیلا ندھنب پئی نہ مُجریا
پھیر اندر اپنی چپ سن زیادہ پھولا پالا ہوں
پھیلا ندھرا سب بھریا

---

(٧٠)

امنگ کا وہ امن یہ وارا رے چھوڑا
منزل دور سنسنی کا سہارا چھوڑا
نیا پوا موج میں بہا جاتا ہوں
مدرا مے موج جب کنارا چھوڑا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۸)

جنگلوں سے ٹپکتا ہے طبیعت کا ملال
صورت سے نمایاں ہے مری صورتِ حال
عالم ہے یہاں اب کسی سے خالی
جیسے شخص کا ہوں میں ہوں بستی سے دور
تیاپانچہ

---

(۱۹)

دل شوق سے خالی ہے نگاہیں ویران
ہے صبح اداس اور راہیں ویران
ہر سمت نہیں وہ ہمسر خیال الوان میں
سب سے ہیں بیابانی طاری ہوئی پہ راہیں ویران

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۴۲)

ہر ذرّہ وہ اِک آفتاب ہو جاتا ہے
ہر خارِ چمن گلاب ہو جاتا ہے
جب سے جو ادا کی ہے ساقی نے
پانی بھی ہو تو شراب ہو جاتا ہے

---

(۴۳)

ہنگامِ سحر ہے اک آہ سرگرداں ہوں میں
دل کی دنیا تباہ کرتا ہوں میں
ہر سانس ترے نصیب سے لیتا ہوں میں
جیسے کوئی عشق گناہ کرتا ہوں میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۵۰)

جب دل میں بندہ اپنی تنکی آتی ہے
تب ایسے میں بہار زندگی آتی ہے
جب حرص سے اٹھتا ہے نالہ اکثر
ہے چھا اور بھی اس میں بیزاری سی آتی ہے

(۱۵۱)

مومن ہم اسیر دل سکونتاں یارب
ناموس ہے جینا عشق کو قرباں یارب
اے دوست فنا اب نہیں سر چپکا
ایوان حیات میں یہ جاناں یارب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۴۷)

انفاس کی رفتار ہے پیہم

ٹھیرا نہ زندگی کم ہے پیہم

ایاس کے عالم میں ہے جیسا ساغ

ظلمت ہے بغیر بادہ روشنی ہے

(۴۸)

شاخوں پہ نکھار ان سے چھایا ہوا نہیں

پھولوں پہ بہار ان سے چھایا ہوا نہیں

سبزہ پہ ہرا ترو کی ابر کا اثر نہیں

گلشن پہ نکھار ان سے چھایا ہوا نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۷۹)

بادِ نسیم شرق کی خبر لاتا ہے
شعلہ برق چمن پھیل رہا ہے
ہزار ہا شبنم میں پیار کا ایسا ہی تماشا
ہے جفا کا شب اور اک جلا ہے

(۸۰)

شبنم کی زبان میں بولنا بھی سیکھو
نظر کو تولنا بھی سیکھو
کانٹے چمن میں نہیں پیر روح افزا ان بھی سیکھو
غنچہ سی مسکراہٹ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۸۱)

جذبات کا چھڑا ہوا دریا ہوں میں
ہر حال میں پیکر غم تماشا ہوں میں
بیتاب ہوں بے چین ہوں سودائی ہوں
شاید کہ جوانی کا تقاضا ہوں میں

---

(۸۲)

آلام کو اصل زندگانی سمجھ
خلاق غم درد و شادمانی سمجھ
یعنی کہ نشاط بلبل بہار کو نشتر سمجھ
ورنہ غم ہجر کو سادہ پانی سمجھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۳۸)

نہ مستس یئے وُچھ رو بوچھا باپتوں
بہ پوشن وسے شعر بوچھا باپتوں
اَف یارِ ی ازلک شعر سبکا لال
یار آسے یارِ پھ سے دو بوچھا باپتوں

---

(۳۹)

مہ صبط کا پھ یار سترال وُنداہ
پھ ساس سرگ نورفغان اختاہ
دل سینو پقلب سع نیکی سع ماہ
پتھیاے چوں غلو وصوال اختاہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۸۵)

دل کا حال کہیں ۔ جگ بیتا کر دیو ہو

دکھ سکھ میں ہیں بیتا وفادار دیو ہو

دیر تیغ رواں ۔ شوق جگر کا قتلہ

یار بے انصاف ۔ مسرا ر دیو ہو

---

(۸۶)

الہام کا سننا بھی ریاضت ہی ہے

ف بات کا کہنا بھی ارادت ہی ہے

یہ سانس ہے کہ ۔ سر کی دنیا تشبیاں ہیں

یہ زیست بھی مختصر عبادت ہی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۸۷)

سینے میں نہاں رکھتے ہیں داغ الفت
ان غنچوں سے ہے رونق باغ الفت
گلشن کدۂ دل میں ہے بہار اپنا
روشن ہیں شب و روز چراغ الفت

(۸۸)

دم بھرتے ہیں صیاد کا مرنے والے
پھولوں کی طرح خوب سنورنے والے
وحشت کی نہیں کچھ بھی تو آوازیں
دو جہاں سے گزرتے ہیں گزرنے والے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(۸۹)

ہر دل میں عجیب تاریکی اُترتی ہے

کچھ سرسری سی مُردنی سی اُترتی ہے

آتی ہے جب کشمکشِ عالم میں

پالے سے چراغِ زندگی اُترتی ہے

---

(۹۰)

دامانِ خیال تنگ ہو جاتا ہے

بے رنگ ہر ایک رنگ ہو جاتا ہے

دنیا کے خلا ہی میں بیتا احساس

انسان صفتِ سنگ ہو جاتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۹۱)

ماحول حیات کا بیاں ہے مرقع
جذبات نہاں کا ترجماں ہے مرقع
ہر مکھڑوں میں ایک الگ کیفیت ہے مصور
پیش نظر جیتی ہوئی داستاں ہے مرقع

---

(۹۲)

صبا نے نشاطوں پر رہا ہے سکوں
شگوفوں کو ہر پتی پہ بھی ملا ہے سکوں
انصاف ہے آج یہی ہے کیا بل ساقی
دیتی ہے ہر ایک جو مٹی کا ملا ہے سکوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۹۴۲

ہوتی سے کیہو پچھا سِ کہ ظھوی نیس تمی سِی مسیوں
پہتی سے تکیں بہ پیی بی سِی مسیوں
جیا کہ پچھا یہ سے پاس پاس نہیں ہمیں ہوتے ہیں
سکہ چھا زیست میں لیوتی ہے کسی سی مسیوں

---

۹۴۲ اعلان

یہ ہو وہ پیدو ہار کا ہے اعلان
سلیم ہے انکار ہوگی کس پیمان
سمجھا ہے وہ بیری سر سگی یا پچی بچاب
سید وہ زخیال کی استقلال ہے انسان!!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۹۵)

آتے ہیں خیالوں میں یہ وہ خوابوں کی طرح
افلاک پہ چھا جاتے ہیں سحابوں کی طرح
جلووں میں ہیں سما کے بھی ہیں یوں جلووں کے دور
پیاسا ہو نہیں دریا میں حبابوں کی طرح

(۹۶)

ہم سے تیری تنویر کا سودا نہ گیا
دل سے تیری الفت کا افسانہ نہ گیا
جیتی ہے تیری نازکی اک دل سے جس
کس سے بھی تیری دید کا پیمانہ نہ گیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(۹۷)

آتے ہیں یاد تو خواب کی طرح آتے ہیں
جاتے ہیں یاد تو پری کی طرح جاتے ہیں
وہ لطف کسے دیتے ہیں ستم ڈھاتے ہیں
تسکین بھی یاد دیتے ہیں اور تڑپاتے ہیں

---

(۹۸)

راحت کسے کہتے ہیں رنج اٹھاتے ہیں ہم
تسکین کے لئے دل کو جلاتے ہیں ہم
ہر سانس بھی کرتی ہے دل پر ہیں ہاتھوں کا گرفتا
جینے کے لئے خود کو مٹاتے ہیں ہم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(۹۹)

ہر ساز کے لب پہ ہے ترانہ میرا
ہر گل کے ورق پہ ہے فسانہ میرا
ہر سرو روان ماہ ہے میری فطرت کا
ہر ابر کا ہیولا ادا سے یارانہ میرا

(۱۰۰)

دامان فلک کتاب ہے وسعت تیری
ظاہر ہے سر کوہ سے سطوت تیری
ہر سمت نظر آ رہا ہے جلوہ تیرا
ہر شے سے عیاں ہے گلوں میں صنعت تیری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۰۱)

مستی کا طلسم ٹوٹا جاتا ہے
پیمانۂ عمر چھلکتا جاتا ہے
جن سے دم بھر جدا نہیں ہوتے تھے ہم
دامن ان کا بھی چھوٹا جاتا ہے

(۱۰۲)

یہ داغ عجیب ہے بدن اپنا
گلشن بے خار ہے گلشن اپنا
اک پل کی زمانے میں سکوں کی چھوڑ
دنیا میں بھی تنہا ہوا نہ دامن اپنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۰۳)

وہ شیخ کی طرح سے مسلماں سہی درویش نہیں
شیخ کی طرح مسلماں سہی درویش نہیں
آوارگی شوق کا عالم مست الست ہوں
میں جنوں مست الست مسلماں سہی درویش نہیں

(۱۰۴)

منزل کو جو ہمارا رہ منزل بابا پایا
دنیا کو سراب ہے دوست یہ بے کل بابا پایا
دل عشق میں ہی حاصل ہی جاہل پایا
اہل ناداں کو بے بنیاد ہے سامل بابا پایا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۰۵)

اک لفظ سے دہ تمہیں فسانہ بن جائے
دانے سے بہار جاودانہ بن جائے
سینے کو بسا جائے محبت دل میں
پھیلے تو یہی پیار زمانہ بن جائے

(۱۰۶)

آنکھیں تو ہوں اٹھا نظر پیالے ساقی
سر چھوڑ اپنی پگڑی کہ دلات و کھانے ساقی
ساغر سے تو پیار و نہ پیا کرتے ہیں
آنکھوں سے بھی آج اب پلا دے ساقی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۰۷)

یہ پھول ترے جمال کی ہے تصویر
یہ خار ترے جلال کی ہے تصویر
ہر نقش سے کھلتا ہے تماشا اُن کا
گلزار ترے خیال کی ہے تصویر

---

(۱۰۸)

وہ مستی کا بنتا ہوا تار اڑا دیا
تسکین طبیعت کا سہارا اڑا دیا
دل ہی میں ہے دریا دلی کی تمنا اڑا دیا
دریا ہی میں دریا کا کنارا اڑا دیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۰۹)

چشمہ ہے شب بھر شرابِ عشق
ساقی کی عنایت سے ہے مزہ نہایت
غمہائے زمانہ سے گوں اِن کی یہ سب
اس وقت نہیں مجھ کو ذرا بھی فرصت

(۱۱۰)

ہے صبح سی شام عمر کا آئینہ
ہر دانہ سی دورِ عمر کا آئینہ
دیکھے جو کوئی بچشمِ حقیقت بیں ہیچ
آغاز ہی انجام عمر کا آئینہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۱۱)

سہ موٗن عیارٕ کار روال دٕرٕ نغوٗن ژشن

بُہ ژوٗنٕ وٕنان کُس یِیہ چھان وِدہٕ اعوٗن

اسہ زانہِ یتہ کوٗرِ سٕکار سجٕنہٕ واوا!

یہ موٗن سہ بجرُن سٕکال دٕرٕ نغوٗن

---

(۱۱۲)

دِل اوٗن سہ ترِ جنٕنہٕ عیالٕ بٕ

عجیب سہ ژٕ زٕکاس کلّا چھا بٕ

دِرنیا لد کِھ بِہ نۄنِ اِزِی سہ عاد اوّنا

سہ ادیٖ بژی بتہ سٕپال آلہٕ اعوٗن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۳۱)

جب دل پہ کسی کے کوئی داغ عمل جاتا ہے
سمجھاو دنیا سے داغ عمل جاتا ہے
جب یاد جب جب میں یاد آتی ہے تیری ہی
تاریکی میں یہ سے داغ عمل جاتا ہے

(۱۴۱)

غنچوں کی گلستاں میں پیا سے گل کی نسیم
اے گل کی تسکین ہے عطر و گل کی نسیم
ہے گل میں پیغام حیات تازہ ہے گلشن کی نسیم
ہے جنوں کی سر شخص سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۱۵)

ہر آہ نہ سینے میں رہے دل تڑپ کے ہو جائے
ہر اشک سے نایاب کا سا غم ہو جائے
جب ہستی وہ میسر ہے کہ یہیں آسماں
کہنا بھی اگر ہو تو کل ہو جائے

---

(۱۱۶)

ایک خانہ ہے مشتاق نگاہ ہیں یہی
منظر ایک اور سیر گاہ ہیں یہی
تصویر بنا ہے سب سے سانس سہی دھوکا
منزل ہے ایک اور راہیں ہیں یہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(۱۱۷)

اک عورت کے لئے لوگ پریشاں ہیں یارو

اک لڑکی کے سبب بچھڑے دو بچارے ہیں یارو

افسوس کہ ایک پیڑ کے ہیں ہندو و مسلم

دریا کے الگ الگ کنارے ہیں یارو

---

(۱۱۸)

آغاز ہے آغاز کا انجام نہیں

یہ روشنی ہے شکست ہر جام نہیں

عشق تیرا ابھار عالم عرفان

صبح ہے وہ جس کی کوئی شام نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۹)

قدرت میں ہے آفتاب دیکھا میں نے
پانی بنا شراب دیکھا میں نے
ہستی میں ہیں حباب الغرض فانی دنیا تھی
یا خواب میں ایک خواب دیکھا میں نے

---

(۲۰)

چھلکا چھلکا اک جام ہوا جاتا ہے
خورشید لب بام ہوا جاتا ہے
بیٹھے بیٹھے سے شباب بن جاتا ہے پیری
ڈھل ڈھل کے یہ دن شام ہوا جاتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۲۱)
ساقی کے بغیر ہے مستی کیا معنی
مطلب کے بغیر بیخودی کیا معنی
کیا اور کی حقیقت ہے تمنا کے بغیر
مقصد کے بغیر زندگی کیا معنی

---

(۱۲۲)
تصویر حقیقتیں میں ہے جو کھلا سا رنگ
یاقوت ہے نکھرا ہوا آگ سا پکا رنگ
رعنایہ چال یہ سب ادا کا عالم
ہے ذوق نظر اور طبیعت کی ترنگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۲۳)

دل شاد کرو کوئی اور کرو کوئی بے جا کام
پیہم ہے محبت اضداد کا نام
دیکھو تو ساقی ازل کا انصاف
ہم آنسو پیتا ہے کوئی صہبا کا جام

---

(۱۲۴)

فانی دنیا سے دل لگا بیٹھا ہوں میں
کھا کھا کے چوٹ مسکرا بیٹھا ہوں میں
سمجھ کر ہے دنیا بے فریب تر ہیں
پھر بھی بیکسی میں فریب کھا بیٹھا ہوں میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۲۵)

طوفان کی کشتی ہیں پیا اشک ندامت ہے ایک
شعلۂ برق کے شعلے ہیں پیا لودانہ ہے ایک
آلام جہاں ہیں پیا اور دل ہے ادنا
ناوک ہیں پیا سختی اور نشانہ ہے ایک

۱۲۶

میں تیری تجلی کا پیے جاتا ہوں
چاک دل صد چاک سیے جاتا ہوں
محسوس یہ ہوتا ہے کہ [illegible]
فردوس سے عالم میں جیے جاتا ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۲۷)

کتنی ہی باتیں کہنی ہیں یہاں نہ کہے ہم
کتنے ہی غم سہنے پڑے ہیں یہاں نہ کہے ہم
اس گھونٹ شراب ناب عشق کے پیالے
کتنے ہی آنسو پئے ہیں یہاں نہ کہے ہم

---

(۱۲۸)

جب سانس دھواں دھواں ہوا جاتا ہے
بے نور یہ چراغ جاں ہوا جاتا ہے
یہ کون نظر بن کے گیا محفل سے
تاریک مرا جہاں ہوا جاتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۲۵)

جادہ ہوں یا نہیں ہوں اس کی منزل تو ہے

کوشش ہوں یا نہیں ہوں اس کا حاصل تو ہے

اے دوست یہ ہے نصیب میں کہ کچھ نہیں

محفل ہوں یا نہیں چراغ محفل تو ہے

---

(۱۲۶)

عنوان ہوں یا نہیں اور کہانی تو ہے

وہ لفظ ہوں یا نہیں جس کے معانی تو ہے

زندہ ہوں یا نہ انساں نہیں کہانی تو ہے

دنیا ہوں یا نہیں دنیا کی روانی تو ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۳۱)

دل غم سے بھر آیا نہیں

اک آگ سی آگ اک سینے میں ہے

طوفاں سے سفینے کا لگانا معلوم

طوفان ہی طوفان سفینے میں ہے

---

(۱۳۲)

فردوس کا ہوا سے جو اٹھی

جنت کا باب جو اٹھائی

ہستی یہ چمن سا رہے جگنی

اک ہوس نئی شمع اپنی جو اٹھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۳۳)

تسنیم کا جام ہے جوانی اُن کی
جینے کا پیام ہے جوانی اُن کی
یہ شوخی یہ جمال یہ سرشاری
حافظ کا کلام ہے جوانی اُن کی

(۱۳۴)

فردوس کا خیال ہے جوانی اُن کی
قرآن جمال ہے جوانی اُن کی
کھلتا ہی نہیں عکس بھی آئینے میں
آپ اپنی مثال ہے جوانی اُن کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہم لوگ

آپ اپنے رقیب ہیں ہم لوگ
کس قدر بدنصیب ہیں ہم لوگ

دولتِ درد سے ہیں مالامال
گو بظاہر غریب ہیں ہم لوگ

ہم کو ہر حال میں اُجڑنا ہے
عاشقوں کا نصیب ہیں ہم لوگ

جتنے اپنی خودی سے دُور ہوئے
اُتنے اُن سے قریب ہیں ہم لوگ

پھر نہ سنورے بگڑ کے ہم شاید
دُشمنوں کا نصیب ہیں ہم لوگ

موت سے کھیلتے ہیں شام و سحر
زندگی کے قریب ہیں ہم لوگ

اُن کی نظروں سے دُور ہیں پھر بھی
اُن کے دل سے قریب ہیں ہم لوگ

ہم سے پوچھو حقیقتیں غم کی
دیر سے غم نصیب ہیں ہم لوگ

کس کو جا کر سُنائیں حال اپنا
اجنبی ہیں غریب ہیں ہم لوگ

دوشِ ہستی پہ بار ہیں رعنا
آجکل کے ادیب ہیں ہم لوگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

اُڑے ہوش۔ بہکی نظر نشّہ چھایا
وہ آئے کہ جامِ مئے ناب آیا

محبّت ہے مُفلس کی تقصیر شاید
اُسے لاکھ پردوں میں عُریاں ہی پایا

مُصیبت کا احسان بُھولوں تو کیونکر
مُصیبت پڑی تو خدا یاد آیا

خلش سی ہے دِل میں تڑپ سی ہے جاں میں
وہ آئے کہ جینے کا انداز آیا

یہ ہے قصّۂ زندگی کا خلاصہ
جو پایا وہ کھویا جو کھویا نہ پایا

پرستش جو کی تو خودی کی پرستش
جھکایا تو سر اپنے آگے جُھکایا

شکستہ ہوا دِل تو کچھ اور نکھرا
شہاب اور بھی ٹوٹ کر جگمگایا

نہ سمجھے خودی کو نہ سمجھے خدا کو
نہ جینا ہی آیا نہ مرنا ہی آیا

کئی بار پھُونکا جسے بجلیوں نے
اسی شاخ پر آشیانہ بنایا

جہاں ہیں نہ ہنستے بنی ہے نہ روتے
خوشی راس آئی نہ غم راس آیا

جوانی نے جب سازِ ہستی کو چھیڑا
زمیں گنگنائی فلک گنگنایا

زمانے کے دِل کی صدا بن گئے رعنا
زمانے کو میرے سخن نے جگایا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

ضبطِ نالۂ دلِ فگار نہ کر
آگ کو اور شعلہ بار نہ کر

شبِ غم داغِ دل کی شمع جلا
چاند تاروں کا انتظار نہ کر

شوق سے پھول چن چمن میں مگر
خار و خس کو ذلیل و خوار نہ کر

ماہ و انجم پہ ڈال بڑھ کے کمند
پست ذرّوں پر اپنا وار نہ کر

گامزن ہو جو شوقِ منزل ہے
راہ کے پیچ و خم شمار نہ کر

اور پیدا کر اپنے خوں سے پھول
رات دن ماتمِ بہار نہ کر

صبح کا ساز بھی تو چھیڑ ذرا
شام کا ذکر بار بار نہ کر

سرنگوں ہو نہ موت کے آگے
زندگانی کو شرمسار نہ کر

کچھ مزاجِ گل و سمن بھی سمجھ
صرف نظّارۂ بہار نہ کر

آگ سے کھیلنا نہیں اچّھا
بھول کر بھی کسی کو پیار نہ کر

دوسروں کا تو ذکر عشق میں کیا
اپنے دل پر بھی اعتبار نہ کر

خار کو بھی نظر میں رکھ رعنا
گل سے اندازۂ بہار نہ کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

خیال کو غو. نظر کو تابش. نفس کو رخشندگی ملے گی
بھڑک اُٹھا سوزِ غم جو دل میں تو ہر کہیں روشنی ملے گی

خلش کی تہہ میں سکوں ملے گا۔ الم کی تہہ میں خوشی ملے گی
بغور دیکھو تو موت میں بھی۔ تمھیں نئی زندگی ملے گی

مقامِ انساں مقامِ یزداں میں فاصلہ ہے بس اک قدم کا
جہاں ملے گی خودی کی سرحد وہیں حدِ بیخودی ملے گی

یہ ذوقِ سجدہ شکست خوردہ طبیعتوں کی ہے خود فریبی!
بشر کی تسلیم کی تہوں میں بشر کی کم ہمتی ملے گی

نگاہ جتنی بلند ہوگی، یہ اُتنی ہی ارجمند ہوگی
بقدرِ قربِ فلک کرن میں حرارت و روشنی ملے گی

ہے خود شناسی جہاں شناسی، جہاں شناسی خدا شناسی
ملی جو تجھ کو خودی کی دولت تو دولتِ سرمدی ملے گی

اگر ہے تیری نگاہ بالغ، اگر ہے تیرا شعور پختہ
تو جہل کی ظلمتوں ہی سے تجھ کو مشعلِ آگہی ملے گی

غم و مسرت ملینگے باہم، تو زندگی بھی چمک اُٹھے گی
یہ رَو ہے منفی، یہ رَو ہے مثبت۔ ملینگی یہ روشنی ملے گی

رہِ طلب کے سفر میں رہنا سکوں ہے خواب و خیال یکسر
قدم قدم ٹھوکریں لگیں گی، نفس نفس برہمی ملے گی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

محبت نغمہ بھی ہے ساز بھی ہے
شکستِ ساز کی آواز بھی ہے

ہے نیت ہی میں دوزخ اور جنت
یہی دم سوز بھی دمساز بھی ہے

نہ توڑیں میرا سازِ دل نہ توڑیں
کہ اس میں آپ کی آواز بھی ہے

محبت یوں تو ہے اک لفظِ سادہ
جو سمجھو تو فسانہ ساز بھی ہے

قفس پرواز دشمن تو ہے لیکن
قفس اک دعوتِ پرواز بھی ہے

یہی گل ہے جو تصویرِ خموشی
شکستِ غنچہ کی آواز بھی ہے

نہیں زنجیرِ پا ہی یہ تصور!
جو بندھ جائے پرِ پرواز بھی ہے

میں تیرا راز رکھوں بھی تو کیوں کر
کہ تیرا راز میرا راز بھی ہے

یہ دنیا ہے جو خوابِ نازِ رعنا
یہی تعبیرِ خوابِ ناز بھی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

آرزوئیں نذرِ دوراں نذرِ جاناں ہو گئیں
کیا بہاریں تھیں جو دو پھولوں پہ قرباں ہو گئیں

غم کی شیریں تلخیاں جینے کا ساماں ہو گئیں
بجلیاں خونِ رگِ جاں گلستاں ہو گئیں

رُوحِ غم۔ رُوحِ طرب۔ رُوحِ اجل۔ رُوحِ حیات
جب یہ باہم مل گئیں تقدیرِ انساں ہو گئیں

یاد ہے اُن کی کہ اِک موجِ جمال و رنگ و بُو
شمعیں کلیوں کی سی اس دل میں فروزاں ہو گئیں

آنسوؤں کے ضبط سے بیتابیٔ دل بڑھ گئی
اس طرح سمٹیں یہ بوندیں ایک طوفاں ہو گئیں

ایک وہ ہیں جن کے ویرانے بنے ہیں بستیاں
ایک ہم ہیں بستیاں بھی جن کی ویراں ہو گئیں

حُسن کا جلوہ دیکھتے ہی اُڑ گئے ہوش و حواس
کشتیاں ساحل سے لگ کر نذرِ طوفاں ہو گئیں

حادثوں نے کر دیا پیدا خیالِ حفظِ جاں
بجلیاں ہی وجہِ تنظیمِ گلستاں ہو گئیں
چھٹ گئیں رعنا خنک آہوں سے غم کی ظلمتیں
بادل [illegible] بہاروں کے پریشاں ہو گئیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رُودادِ بسنت

جِسے ہم ڈھونڈھتے تھے دِل کی خلوت گاہ کے اندر
وہ جلوہ پھُول بنکر ہو گیا محوِ خود آرائی

کوئی رنگیں مزاج آیا ہے دادِ حُسن دینے کو
جوانانِ چمن کرنے لگے سامانِ رعنائی

کہیں ہیں بربطِ آبِ رواں کے دِل رُبا نغمے
کہیں ہیں شبنمی پھُولوں کے ساغرہائے صہبائی

دُعا بن کر اُٹھی ہے موجِ رنگ و بُو گلستاں میں
گھٹا بن کر فلک پر رحمتِ پروردگار آئی

ہوائیں مست ہو کر رقص کرتی ہیں فضاؤں میں
بسنتی پیرہن میں مُسکراتے ہیں تماشائی

صنوبر ہے کہ آزادی نے گلشن میں ہوا باندھی
گُلِ تر ہے کہ بزمِ عیش میں خاموش شہنائی

کہیں اپنی حقیقت ہی نظر آئی نہ ہو اُس کو
لبِ دریا ہے شاخِ گُل پہ شرمِ محوِ جبیں سائی

نگاہیں جس طرف اُٹھیں گل و سبزہ نظر آیا
کوئی فردوس سے رنگینیاں لے کر اُتر آیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بہارِ دلنشیں کے ہیں یہ معنی بزمِ دُنیا میں
تجلّی کا غبارِ رنگ و بو بنکر بکھر جانا
مگر گلزارِ قومی میں نئے معنی نکلتے ہیں
بہارِ دلنشیں ہے رنگِ عاشق کا نکھر جانا
گلاب و یاسمیں کو سینچنا خونِ تمنّا سے
گلُ و غنچہ کو اپنی جان دے کر زندہ کر جانا
حقیقت رائے دھرمی کے حقیقت آشنا دل نے
اسی رمزِ محبّت سے جہاں کو بے خبر جانا
بہارِ قوم کا آغاز اُسی کا کارنامہ ہے
اُسی کے دِل کو دُنیا نے محبّت کا ثمر جانا
وہ اُس کا دھرم پہ قربان کرنا زندگی اپنی
وہ اُس کا اِک دلیلِ زندگانی پیش کر جانا
وہ اُس کا مرگِ ظالم کو سمجھنا کھیل بچّوں کا
وہ اُس کا کھیلتے ہی کھیلتے جی سے گذر جانا
وہ اُس کا کھول دینا زندگانی کے معمّے کو
وہ اُس کا اپنے لفظوں میں نئی تفسیر کر جانا
اگر انسان کے دِل میں تمنّائے شہادت ہو
یہ ہستی ایک نعمت ہو یہ دنیا ایک جنّت ہو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اگر اے ننگِ ہستی کچھ مذاقِ زندگانی ہے
شرارِ آرزو سے مُردہ دِل میں جان پیدا کر
بدل دے رنگِ نو سے زندگی کے نقشِ کہنہ کو
نئی دُنیا نئی محفل نیا سامان پیدا کر
تری شمشیر کا جوہر جہاں کھل کر چمک اُٹھے
تُو اپنی ہمتوں سے آپ وہ میدان پیدا کر
کہیں سیّاح بن کر وادیٔ شمس و قمر میں جا
کہیں سیّارہ بن کر زندگی کی شان پیدا کر
کہیں ابرِ کرم بن کر گل و ریحاں میں ظاہر ہو
کہیں مہتاب بن کر بحر میں طوفان پیدا کر
زمانے کی طبیعت کا تقاضا ہے بدل جانا
بدل جس کا نہیں ممکن تو وہ ایمان پیدا کر
جو افسانہ لکھا جائے شہادت کا مزا آئے
تُو اپنے خُون کی سُرخی سے وہ عنوان پیدا کر

عمل سے ہی بہارِ گلشنِ دُنیائے فانی ہے
عمل ہی زندگانی ہے۔ عمل ہی زندگانی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جنگ

جنگ اہلِ دہر کی سب سے پرانی رسم ہے
اس جہانِ بے بقا میں غیر فانی رسم ہے

جسطرح تخلیقِ آہن سے ہوئی تخلیقِ تیغ
جسطرح خوں ریزیوں سی ہو گئی تصدیقِ تیغ

اسطرح تخلیقِ دُنیا سے ہوئی تخلیقِ جنگ
دل ہوا پیدا تو اس کے ساتھ جاگ اُٹھی اُمنگ

دل کے اندر احتیاجِ زندگی پیدا ہوئی
گرمیٔ فکرِ علاجِ زندگی پیدا ہوئی

چار سُو پھیلا تھا پیچیدہ گزرگاہوں کا جال
اک طلسمِ رنگ و بُو اک دام گاہِ خط و خال

منزلِ مقصود کا کوئی پتہ ملتا نہ تھا
اجنبی ہونے کے باعث راستہ ملتا نہ تھا

رنجِ ناکامی بڑھا اِتنا کہ دِل گھبرا گیا
زندگی کی کش مکش سے تنگ آخر آگیا!

چاند سے بولا کہ حاضر کر شعاعِ زرنگار
جس سے پیدا ہو جہانِ خاک میں رنگِ بہار

غنچۂ خاموش کو فرماں دیا اے بے خبر
نکہتِ محبوس کو میرے لئے آزاد کر

شاہِ خاور سے کہا نذرانۂ روشن گزار
کوہ سے بولا اُگل دے لعلہائے لمعہ دار

خاک سے بولا کہ اپنے دفینے آشکار
سبزہ زار و آبشار و لالہ زار و رود بار

گل کو فرمایا شباب رنگ و بُو پیدا کرے
رُوح کے اندر مذاقِ آرزو پیدا کرے

جب سُنا فرمانِ آدم عالمِ ایجاد نے
مشورہ خود سے کیا کچھ فطرتِ آزاد نے

غیر کی طاعت سے اسنے کر دیا انکار صاف
اور علم اونچا کیا دُنیا میں آدم کے خلاف

یہ طریقِ فطرتِ آزاد تھا تحریکِ جنگ
قلبِ آدم میں ہوئی پیدا لڑائی کی اُمنگ

آدم طرّار اُٹھا پیچ و خم کھاتا ہوا!
اور بڑھا بجلی کی صورت آگ برساتا ہوا

فطرتِ باغی سے آخر ہو گیا جنگ آزما
ناخنِ تدبیر سے ہر ایک عقدہ وا کیا

احتیاجِ زندگی سے چھڑ گئی جنگِ حیات
آگے آدم کے جھکی بنیادِ کائنات!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بسنت اور شاعر

غنچے نے دی یہ شاعرِ خوش فکر کو صدا
بدلینگے رنگ کب تیرے لیل و نہار کے
کبتک اُٹھائیگا تو خیالی بتوں کے ناز
کب تک سہے گا رنج و الم روزگار کے
کبتک کرے گا ماتمِ حرمان و بیکسی
کب تک دھوئیں اُڑائیگا شمعِ مزار کے
کبتک کرے گا عالمِ تشبیہ میں گزر
کب تک چُنے گا پھول رُخِ گلعذار کے
کبتک مآلِ زیست پہ لکھے گا نظمِ خشک
کب تک خیال باندھیگا گرد و غبار کے
کبتک رہے گا محوِ خیالاتِ زشت و خوب
کب تک پھرے گا دائرے میں نو رفتار کے
کبتک دکھائیگا وہ اُلفت کی تلخیاں
کب تک رہینگے تذکرے منصور و دار کے
کبتک جہاں میں گائے گا حُبِّ وطن کے گیت
کب تک دلوں میں رنگ بھریگا شرار کے

اُٹھ اور زندگی کے بکھیڑوں کو بھول جا
قصّے یہ ختم ہونگے غمِ روزگار کے

وہ دیکھ پھر سے آگئی ہنستی ہوئی بسنت
پھر رنگ اور ہو گئے لیل و نہار کے
پھر گلستاں میں گُل کی سواری اُتر پڑی
پھر گونجنے لگے ہیں ترانے ہزار کے
پھر شاخِ گل کو موجِ ہوا چھیڑنے لگی
پھر ڈھیر لگ رہے ہیں گُل و برگ و بار کے
پھر جھولا جھولنے لگیں شاخیں گلاب کی
پھر گیت بلبلیں لگیں گانے بہار کے
پھر موجِ رنگ سیب اُٹھی ناچتی ہوئی
پھر زر نثار کرنے لگے گُل انار کے
پھر گوشے گوشے سے اُٹھی موجِ شمیم رنگ
پھر سارے بھید کھل گئے فصلِ بہار کے
آ اور ذوقِ روح سے نیچر کی سیر کر
یہ پھول بوسے ہیں کسی لالہ عذار کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شاعر ہنسا کہ اے چمنستان کے نقیب … کیا دے رہا ہے دعوتِ رنگیں پکار کے
تو خود ابھی ہے طفلکِ نا فہم کی کلی … تجھ سے ابھی نہاں ہیں چمن روزگار کے
تجھ کو ابھی چھوا نہیں موجِ نسیم نے … تجھ پر ابھی کھلے نہیں جلوے بہار کے
تو کارگاہِ رنگ میں ہے ناتمام ابھی … تجھ سے مقام دور ہیں برگ و بار کے
سیرِ بہار سے ہے غرض فرحتِ نگاہ … یعنی نگہ سے رنگ اڑانا بہار کے
لیکن یہ کاروبار ہے عامِ آنکھ کے لئے … شاعر سے رنگ دور ہیں اس کاروبار کے
شاعر نگاہِ فکر سے پیتا ہے گل کا رس … نیچر کو جیتتا ہے مگر دل کو ہار کے
خونِ جگر سے دیتا ہے قیمت گلاب کی … داغِ جگر سے کرتا ہے سودے بہار کے
شاعر کی آنکھ اور ہے دنیا کی آنکھ اور … یہ سودے نقد کے ہیں وہ سودے ادھار کے
بے فکرِ روح کھل نہیں سکتے رموزِ گل … موتی جو ہاتھ آتے ہیں تو غوطہ مار کے

نیچر سمجھ رہی ہے کہ شاعر خموش ہے
وہ ہو کے مستِ ساغرِ گل حق نیوش ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

گُلوں کا سینہ فگار کیسا روش روش پر غبار کیسا
مرے چمن کے محافظو تم نے یہ نظامِ بہار کیسا

ہوائے بادہ میں تلخیوں سے گریز ممکن نہیں ہے ہرگز
یہ زندگانی میں زندگانی کی کشمکش سے فرار کیسا

جو دل کی دھڑکن سے بن رہے تھے وہی تو نغمے بکھر رہے ہیں
ہوائے گلشن نے بھر دیا ہے گلوں میں رنگِ شرار کیسا

جہاں امید کی روشنی تھی وہاں یہ حسرت کی ظلمتیں ہیں
جہاں سنہرے محل کھڑے تھے وہاں یہ سوگوار مزار کیسا

نکل کے دامانِ گل سے کانٹو نہیں تم ہی نہ چھپتے ہو پیارے رعنا
یہ پیار نفرت میں ہے کیسی یہ نفرتوں سے ہے پیار کیسا

غزل

دُنیا میں وفا کیش بشر ڈھونڈ رہا ہوں
میں نخلِ صنوبر میں ثمر ڈھونڈ رہا ہوں

میں اپنی دُعاؤں میں اثر ڈھونڈ رہا ہوں
تاریک فضاؤں میں قمر ڈھونڈ رہا ہوں

میں اور تماشائے گل و رنگ پہ مائل!
کھویا ہوا اک ذوقِ نظر ڈھونڈ رہا ہوں

وہ صبح قیامت میں ہو جائے ہے پنہاں
میں شامِ مصیبت کی سحر ڈھونڈ رہا ہوں

خوشبو کی طرح خلوتِ گل سے ہوں بعید
زندانِ تمنا سے مفر ڈھونڈ رہا ہوں

تشبیہ کے افسوں کا اثر پوچھو نہ رعنا
شمشیر میں اُس بُت کی نظر ڈھونڈ رہا ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

کبھی آشیاں پہ نگاہ ہے کبھی برقِ شعلہ نگار پر
کبھی خوف جورِ خزاں کا ہے کبھی آس فیضِ بہار پر

وہی شمع ہے وہی روشنی مگر اپنا اپنا نصیب ہے
کوئی انجمن میں ہے ضوفگن کوئی جل رہی ہے مزار پر

مرا دل خراب ہے آج تک مرا خون شراب ہے آج تک
کبھی پڑ گئی تھی مری نظر کہیں جامِ دیدۂ یار پر

دیئے شاخِ گل کو جو گل تو کیا دیئے گل کو نکہت و ضو تو کیا
کبھی اے سحابِ بہار تو برس آ کے دامنِ خار پر

تری یاد آئی جو ناگہاں مری روح خواب سے چونک اٹھی
لرز اٹھے تار ستار کے پڑیں انگلیاں جو ستار پر

جو پہنچ گئے ہیں مقام پر وہ سمجھ سکیں گے نہ عمر بھر
پسِ کارواں جو گزر گئی کسی مشتِ خاک و غبار پر

یہ شباب ہے کہ فسون ہے مرے دل کو طرفہ جنون ہے
کبھی پھول لے کے بھی خوش نہیں کبھی جان دیتا ہے خار پر

ہوئے غرق تیرے خیال میں تو صدا اک آئی ہے اس طرح
کہیں دور چاندنی رات میں کوئی گا رہا ہے ستار پر

کبھی دل کو عالمِ یاس میں جو امید جلوہ دکھا گئی
مجھے کارواں کا گماں ہوا کسی بادِ موجِ غبار پر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اقبال کا نظریۂ حیات

یہ جہانِ آب و گِل ہے ایک سازِ زرنگار
اِس کے پردوں میں چھپا ہے زندگانی کا شرار
یہ شرارِ زندگی ہر دم ہے محوِ پیچ و تاب
چاہتا ہے کائناتِ آب و گِل میں انقلاب
اِس کی گرمی سے نوا پرداز سازِ زرنگار
زندگی میٹھے سُروں کی شکل میں ہے آشکار
کوئی سُر دریا کی صورت کوئی سُر شاخِ گُلاب
کوئی سُر سونے کا پیکر کوئی سُر شکلِ حباب
کوئی سُر مہرِ درخشاں کوئی سُر ماہِ منیر
کوئی سُر نخلِ گل افشاں کوئی سُر نخلِ ثمیر
کوئی سُر چلتا ہے بنکر موجۂ بادِ بہار
کوئی سُر بہتا ہے بنکر رُودِ بارِ آبدار
کوئی سُر اُڑتا ہے بنکر عندلیبِ خوشنوا
کوئی سُر کھِلتا ہے بنکر لالۂ رنگیں قبا
اِن سُروں کی رَس بھری آواز کا جادو نہ پوچھ
باغِ جنّت کے حسیں پھولوں کا رنگ و بُو نہ پوچھ
اِن سرونکی جاذبیت آدمی کے دل سے پوچھ زندگی کی قدر و قیمت آدمی کے دل سے پوچھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ان سُروں کی رَس بھری آواز ہے گو دِلکشا
ان سُروں کا گرچہ ہے لُطفِ سماعت کیف زا

ذہن لیکن اِن سُروں سے کھل نہیں سکتا کبھی
رُوح کو لُطفِ مسرّت مِل نہیں سکتا کبھی

سُر ہے محض اِک رَس بھری آواز لفظوں کے بغیر
یعنی اک معشوق ہے بے ناز لفظوں کے بغیر

ان سُروں کو ذہن سے مانُوس کرنے کیلئے
عالمِ الفاظ میں محبُوس کرنے کیلئے

آدمی ہر ایک سُر پر باندھتا ہے پاک بول
رَس بھرے لُطف آفریں جاں بخش فرحناک بول

بول بندھ کر گیت بن جاتے ہیں بزمِ زیست میں
مِل کے دِل ساں پیت بن جاتے ہیں بزمِ زیست میں

عشق کی آواز بن جاتے ہیں بزمِ زیست میں
ساز گارِ ساز بن جاتے ہیں بزمِ زیست میں

آدمی بجتے ہوئے سازِ جہاں کے ساتھ ساتھ
موجِ گُل کے ساتھ ساتھ آبِ رواں کے ساتھ ساتھ

گنگناتا ہے رسیلے گیت اپنے رنگ میں
گیت کے پردہ میں دِل کی بیت اپنے رنگ میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دھوپ ہو سایہ ہو دِن ہو شام ہو یا رات ہو
موسمِ گُل ہو خزاں کی رُت ہو یا برسات ہو
بزمِ رقص و رنگ ہو یا جنگ کا میدان ہو
زیست کا سامان ہو یا موت کا سامان ہو

آدمی خوش طبع ہے ہر حال میں نغمہ سرا
ہے یہی نغمہ سرائی اِس کا فطری مدّعا
اپنے نغموں کی خوشی میں بھولتا جاتا ہے یہ
عالمِ کون و مکاں کو بھولتا جاتا ہے یہ

آب و گِل میں جھومتا ہے جھوم کر گاتا ہے راگ
یعنی آب و گِل میں بھر دیتا ہے اپنے دل کی آگ
گاتے گاتے خود سراپا نغمہ بن جاتا ہے یہ
رُوحِ موسیقی کا رنگیں جلوہ بن جاتا ہے یہ

کیف کے عالم میں پھر مدہوش ہو جاتا ہے یہ
اور مدہوشی میں پھر خاموش ہو جاتا ہے یہ
"زندگی ہے آدمی کی مثلِ مُرغِ خوشنوا
شاخ پر بیٹھا کوئی دم چہچہایا اُڑ گیا"

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ابرِ رواں کو دیکھ کر

فلک پر ابرِ رواں کے سیاہ پرچم ہیں
نہیں یہ میری پریشانیاں مجسم ہیں
نہیں یہ منظرِ صد داغ ہے زمانے میں
مرا فسانہ ہے جاری نگار خانے میں
نہیں یہ مانیٔ خورشید کی ہیں تحریریں
فضا میں آپ سے کھنچی ہوئی ہیں تصویریں
نہیں یہ رحمتِ باری کا شامیانہ ہے
کہ جس کا سایہ کلیدِ شراب خانہ ہے
نہیں یہ منظرِ طرفہ ہے چرخِ اخضر میں
ہیں موتیوں کے جزیرے رواں سمندر میں
نہیں اِدھر سے کوئی شہ سوار گذرا ہے
مثالِ ناوکِ ضیغم شکار گذرا ہے
یہ ابر سایہ ہے جس کے رمیدہ آہو ہے
برنگِ نکہتِ عنبر پریدہ آہو ہے
نہیں یہ عشق کا پھیلا ہوا فسانہ ہے
کہ جس میں آہ کا اُڑتا ہوا ترانہ ہے
نہیں نہیں یہ سحاب لطیف و نرم نہیں
کسی حسیں کے کفن کی ہے چادرِ مشکیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوائیں جس کو اُڑا کر فلک پہ چھائی ہیں.
چتا کے آگ کے شعلوں سے چھین لائی ہیں
اُٹھا کے دوش پہ اِس حسرتوں کی دُنیا کو
بڑھی ہیں درو صفت سرزمینِ گنگا کو
رُکینگی جا کے ہوائیں یہ رُودِ گنگا پر
جھکینگی جا کے ہوائیں یہ رُودِ گنگا پہ
جگر سے گنگ کے اِک اضطراب اُٹھے گا
مثالِ جذبۂ پُرپیچ وتاب اُٹھے گا
وہ اضطراب بڑھے گا خیال کی صُورت
فلک پہ چمکے گا جا کر ہلال کی صُورت
وہ اِضطراب ہواؤں کو جا کے چھیڑے گا
وہ اضطراب گھٹاؤں کو جا کے چھیڑے گا
بجائے آب گھٹاؤں سے پھُول برسینگے
وہ پھُول صورت رنگِ قبول برسینگے
وہ پھُول سینۂ گنگا میں تہہ نشیں ہونگے
بہارِ حُسن سے فردوس آفریں ہونگے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

آرزو مٹ نہ سکی عمر بسر ہونے تک
شمع جلتی رہی بجھ بجھ کے سحر ہونے تک

عالمِ شاخ و گل و برگِ چمن سے پوچھو
ایک وہ رات ہے جو گذری ہے خبر ہونے تک

صبر کہتا ہے کہ اب نالوں کو رخصت دیجے
ضبط کہتا ہے کرو صبر اثر ہونے تک

ٹمٹماتا ہے سرِ شام ہی سے دل کا چراغ
جانے کیا ہوگا شبِ غم کی سحر ہونے تک

کشتیٔ عقل سلامت ہے یمِ ہستی میں
موجۂ دیدۂ محبت کے گذر ہونے تک

مری ہستی کا ہر اک نقش تھا پھیکا پھیکا
عشق میں خونِ دل و خونِ جگر ہونے تک

کتنے تاروں نے سحر شب کو بنانا چاہا
خود مگر ڈوب گئے نورِ سحر ہونے تک

غنچہ کھلنے کو ہے محتاجِ شعاعِ خورشید
دل نہ پروان چڑھا ان کی نظر ہونے تک

جانے کتنے ہی ابھی حشر اٹھیں گے رعنا
خاک کے ذرّوں کو خورشید و قمر ہونے تک

یہ امیدیں یا اندھیرے میں چمکتے جگنو
چند موہوم سہاروں کے سوا کچھ بھی نہیں

یہ ہے انجام محبت کا کہ جس کا آغاز
چند معصوم اشاروں کے سوا کچھ بھی نہیں

دلِ برباد میں افسردہ سی کچھ یادیں ہیں
راکھ میں سرد شراروں کے سوا کچھ بھی نہیں

وہ ملاقات وہ پیماں وہ جدائی کی رات
عشقِ بیتاب نظاروں کے سوا کچھ بھی نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

سوزِ غم کو باعثِ تسکینِ جاں کیسے کہیں
موجِ صرصر کو نسیمِ گلفشاں کیسے کہیں

جو ستم پیشہ ہے کیا اس کے کرم کا اعتبار
ناوکِ خونیں کو شاخِ آشیاں ہم کیسے کہیں

یہ شراب و شعر و نغمہ یہ جوانی یہ جمال
عمرِ فانی کو متاعِ رائیگاں ہم کیسے کہیں

جسکو ہو کانٹوں سے نفرت پھول ہیں جسکو عزیز
اس کو گلشن کا حقیقی باغباں ہم کیسے کہیں

جسکے تنکے کر رہے ہوں بجلیوں سے ساز باز
اس نشیمن کو فروغِ گلستاں ہم کیسے کہیں

جو حقیقت ہے اسے باطل سمجھ لیں کس طرح
کارواں کو ہم غبارِ کارواں ہم کیسے کہیں

ہر کلی ہے بے کلی ہر پھول میں ہے پژمردگی
اس خزاں کو ہم بہارِ جاوداں ہم کیسے کہیں

آنسوؤں پر آہ پر نالوں پہ ہیں پابندیاں
بے زباں اب دردِ دل کی داستاں ہم کیسے کہیں

زندگانی اک مسلسل کشمکش کا نام ہے
زندگانی کو سکونِ قلب و جاں ہم کیسے کہیں

ایک دو افراد کے ملنے سے کب بنتی ہے قوم
ایک دو قطروں کو بحرِ بیکراں ہم کیسے کہیں

زندگانی اک حقیقت ہے نہیں یہ وہم و خواب
آگ ہے یہ آگ ہے اس کو دھواں ہم کیسے کہیں

دورِ آزادی میں رعنا سوزِ محکومی کہاں
صبحِ صادق کو اندھیرے کا سماں کیسے کہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھگوان کرشن سے خطاب

دھوم ہے فرش سے تا عرش وہ ساعت آئی ۔ جب ہر اک ذرۂ باطل میں حقیقت آئی
پیکرِ کرشن میں یزدان کی رحمت آئی ۔ پھول برسات ہوئی بادِ محبت آئی

محفلِ درد میں پیغامِ تسلی آیا
بنکے بھگوان نبیٔ حق کی تجلی آیا

باغِ تقدیس کا ہے تو گلِ رعنا ہو کر ۔ تیرے ہر برگ میں ہے حسن کی دنیا ہو کر
حسن کے پردہ میں ہے اور تماشا ہو کر ۔ ہے تماشے میں کسی شوخ کا جلوا ہو کر

اور اس جلوے میں ہے شمعِ تمنا روشن
شمع کے نور سے ہے ہند کی دنیا روشن

تو نے کھولے ہیں سب اسرارِ مقامِ وحدت ۔ تو نے بھر بھر کے دیئے بزم میں جامِ وحدت
تو نے ہر دل کو دیا آ کے پیامِ وحدت ۔ تو نے مشہور کیا دہر میں نامِ وحدت

تو نے سوئی ہوئی تقدیر جگائی دل کی
بات بگڑی ہوئی عالم میں بنائی دل کی

تیرے دل میں ہے نہاں رنگِ خیالِ الفت ۔ تیرے رخ سے ہے عیاں شانِ جلالِ الفت
تیری آنکھوں میں نظر آتا ہے حالِ الفت ۔ تیرے قامت میں ہے مضمونِ کمالِ الفت

تو نے ہر پھول کو تازہ کیا نزہت بن کر
تو نے ہر دل میں اجالا کیا الفت بن کر

تو نے گیتا میں لکھی شرحِ کتابِ ہستی ۔ تیری تحریر میں ہے موجِ شرابِ ہستی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زورِ مضموں سے اٹھایا ہے نقابِ ہستی کھینچی الفاظ میں تصویرِ شبابِ ہستی
صاحبِ دل کیلئے جامِ بقا ہے گیتا
مظہرِ جلوۂ انوارِ خدا ہے گیتا
رمزِ اُلفت کا ہے سربستہ خزینہ گیتا عقل کے بحر میں ہے دل کا سفینہ گیتا
بامِ اسرارِ حقیقت کا ہے زینہ گیتا خاتمِ دہر میں گویا ہے نگینہ گیتا
تیری گیتا تیری عظمت کا پتہ دیتی ہے
عالمِ غیب کے سب راز بتا دیتی ہے
خوابِ خرگوش سے بھارت کو جگایا تُو نے پنجۂ دستِ تطاول سے چھڑایا تُو نے
کنس کے رنگِ تغلّب کو مٹایا تُو نے درسِ حرّیتِ قومی کا پڑھایا تُو نے
بیکسوں کا ہے زمانے میں سہارا تُو ہی
ظلمتِ شب میں ہے تابندہ ستارا تُو ہی
محفلِ دین میں ہے دَور ریاکاری کا فرقِ کونین پہ ہے بار گنہگاری کا
اُٹھ گیا دہر سے دستور رواداری کا خواب تک آتا نہیں آنکھ کو بیداری کا
بادۂ کبر سے سرشار جہاں والے ہیں
بادۂ نُور سے بیزار جہاں والے ہیں
ظلمتِ کفر کو دُنیا سے مٹانے کیلئے سکّۂ نُور زمانے میں جمانے کیلئے
شمعِ انوارِ ازل دِل کو دکھانے کیلئے بھولنے والوں کو پھر راہ پہ لانے کیلئے
بھر کے زرّین شعاعوں سے تُو دامن آجا
مثلِ خورشید لئے اپنا سُدرشن آجا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یادِ ایامِ گذشتہ

جب ذرّے سُورج کی کرنوں سے ہل مل کر مُسکاتے ہیں
جب بادِ صبا کی چھیڑ سے ننھے غنچے کھِل کھِل جاتے ہیں
جب پنچھی دُور آکاش میں اُڑ کر پریت کے نغمے گاتے ہیں
اِک ہُوک سی دِل میں اُٹھتی ہے اِک درد سا دِل میں پاتے ہیں
پھر بیتے دِن یاد آتے ہیں۔ پھر بیتے دِن یاد آتے ہیں

(۲)

جب رات اپنے گیسو بکھرا کر موتی سے برساتی ہے
جب تاروں کے ٹھنڈے سائے میں صبح کی دیوی آتی ہے
جب شبنم چاند کی کرنیں لیکر پھولوں کو مہکاتی ہے
اِک ہُوک سی دِل میں اُٹھتی ہے اِک درد سا دِل میں پاتے ہیں
پھر بیتے دِن یاد آتے ہیں، پھر بیتے دن یاد آتے ہیں

(۳)

جب نیلے نیلے امبر پر ساوَن کی گھٹائیں آتی ہیں
جب برق و طوفاں آتے ہیں، جب شوخ ہوائیں آتی ہیں
جب کانوں میں پیہم پی، پی کی مست صدائیں آتی ہیں
اِک ہُوک سی دِل میں اُٹھتی ہے اِک درد سا دِل میں پاتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پھر بیتے دن یاد آتے ہیں پھر بیتے دن یاد آتے ہیں

(۴)

جب پروانے شمع کی لو پر رقصِ جانبازی کرتے ہیں
ہنستے ہنستے گاتے گاتے جلتے جلتے ہی مرتے ہیں
اپنے خوں سے نقشِ وفا میں رنگ سنہرے بھرتے ہیں
اک ہوک سی دل میں اٹھتی ہے اک درد سا دل میں پاتے ہیں
پھر بیتے دن یاد آتے ہیں پھر بیتے دن یاد آتے ہیں

اشعار

محبت محبت جوانی جوانی — حقیقت حقیقت کہانی کہانی
یہ وقت رسیدہ یہ عمرِ گریزاں — جدھر دیکھئے ہے روانی روانی
مری شادمانی پہ ہے غم کا سایہ — مری فصلِ گل ہے خزانی خزانی

نیا دور ہے قصۂ نو سناؤ
کرو ختم باتیں پرانی پرانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مہاتما گاندھی

آج عالم سے وہ مردِ باخدا جاتا رہا
جسکے جانے سے دلوں کا آسرا جاتا رہا

جسکے دم سے جگمگاہٹ سی تھی بزمِ زیست میں
وہ محبّت کا چراغِ پُرضیا جاتا رہا

جسکے نغموں سے دلِ مضطر کو ملتا تھا سکوں
گُلشنِ حق کا وہ مُرغِ خوشنوا جاتا رہا

جسکے دم سے فرقہ واری کا اندھیرا مٹ گیا
اتحادِ باہمی کا وہ دِیا جاتا رہا

جسکے دم سے مشکلیں آساں تھیں عقدے حل تھے سب
وہ دمِ مُشکل رُبا عقدہ کُشا جاتا رہا

جسکے دم سے تھی سلامت کشتیٔ ہندوستاں
عین طوفاں میں وہ کامل ناخدا جاتا رہا

جسکے دم سے تھا وقارِ آدمیت برقرار
وہ ہدایت کار وہ درد آشنا جاتا رہا

جسکے خُوں سے امن کا پودا ثمر آور ہوا
وہ بشر کے رُوپ میں اِک دیوتا جاتا رہا

جسکے دم سے منزلِ مقصود پر پہنچے ہیں ہم
وہ سنہری جادۂ منزل رسا جاتا رہا

جسکا مسلک صُلحِ کُل تھا جسکا مشرب پریم تھا
وہ فقیرِ باصفا و باخُدا جاتا رہا

جس نے گیتا کا دیا اُپدیش اِس انداز سے
دل سے خوفِ زندگی خوفِ فنا جاتا رہا

آئندہ نسلیں کریں گی فخر جسکی ذات پر
ہند کا وہ رہنمائے بے نوا جاتا رہا

جس نے اپنے خوں سے باغِ ہند کو بخشی بہار
جس نے عالم کو دیا انسانیت کا شاہکار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وطن کا سپاہی

شراب محبت سے سرشار ہو کر — شجاعت کے جذبے سے بیدار ہو کر
وطن کیلئے ابرِ گل بار ہو کر — عدو کیلئے تیز تلوار ہو کر

مصمّم ارادہ لئے جا رہا ہے
خدا پر بھروسہ کئے جا رہا ہے

بلاتے ہیں فطرت کے رنگیں نظارے — کہیں گل کہیں چاند سورج ستارے
کہیں ابر و دریا کہیں برق پارے — سمجھتا ہے سب زندگی کے اشارے

مگر ان کو خاطر میں لاتا کہاں ہے
سوئے رزم گہ اپنی دھن میں رواں ہے

عزیزوں کی غربت کا غم چھیڑتا ہے — کسی کی محبت کا غم چھیڑتا ہے
وطن کی حفاظت کا غم چھیڑتا ہے — غرض ہر قیامت کا غم چھیڑتا ہے

مگر دل میں شعلے دباتا ہوا سا
وہ آگے بڑھا مسکراتا ہوا سا

کہیں چیرتا ہے سمندر کا سینہ — بنا کر ہر اک موج کو اک سفینہ
کہیں لوٹتا ہے فلک کا خزینہ — لگا کر سنہری شعاعوں کا زینہ

ہواؤں کو تسخیر کرتا ہے دم میں
ہر اک گل کو اکسیر کرتا ہے دم میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہیں بجلیوں سے ہے دست و گریباں — کہیں موج بنکر ہے دریا میں غلطاں
کہیں سایۂ تیغ میں ہے خراماں — کہیں گولیوں کی صدا پر ہے رقصاں

خوشی سے ہر اک رنج کو جھیلتا ہے
وہ جانباز ہے موت سے کھیلتا ہے

اسے ہیں بہار و خزاں دونو یکساں — اسے ہیں زمین آسماں دونو یکساں
اسے ہیں مکان و زماں دونو یکساں — اسے ہیں یقین و گماں دونو یکساں

اسے کوئی مشکل بھی مشکل نہیں ہے
جہاں بھی قدم رکھدے منزل وہیں ہے

یہ ہے صنفِ نازک کی عصمت کا ضامن — یہ ہے دیش کی پاک عظمت کا ضامن
یہ ہے امن و عدل و صداقت کا ضامن — یہ ہے جوہرِ آدمیت کا ضامن

ہے دین اسکا نوعِ بشر سے محبت
نہیں جس میں فرقہ پرستی کی لعنت

شجاعت کے سانچے میں ڈھلتا رہیگا — ستم گار کا سر کچلتا رہے گا
بطالت کو حق سے بدلتا رہے گا — مصیبت سے بچ کر نکلتا رہے گا

"ترنگے" کو لہرائے گا بحر و بر پر
جیئے گا مرے گا تو آزاد ہو کر

ہے اہلِ وطن کی دعا ساتھ اسکے — ہے شمشیر بخت رسا ساتھ اسکے
ہے تنویرِ لطفِ خدا ساتھ اسکے — کہ خود کھیلتی ہے قضا ساتھ اسکے
جہاں تیغ اس کی ذرا جھومتی ہے — وہیں فتح اس کے قدم چومتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انقلاب

تخلیق کائنات ہے تخلیقِ انقلاب ہوتی ہے کائنات سے تصدیقِ انقلاب
سیماب و برق کی طرح سب بیقرار ہیں گویا شکارِ گردشِ لیل و نہار ہیں
دانہ کبھی ہے شاخ کبھی گل ثمر کبھی قطرہ کبھی ہے اشک کبھی دُر گہر کبھی
ذرہ ہے آفتاب کبھی اور قمر کبھی جلوہ کبھی ہے شام کبھی شب سحر کبھی
بدلے ہوئے ہیں ساز ترانے بھی ہیں نئے عنواں نئے نئے ہیں فسانے بھی ہیں نئے

آئے ہیں زلزلے کئی نازل ہوئے عذاب
لیکن نہ آیا فطرتِ انساں میں انقلاب

روشن دلوں میں آج بھی نفرت کی آگ ہے ہر شعلہ جس کا ڈستا ہوا شیش ناگ ہے
بن کر فساد کھیلتا ہے کائنات میں دوزخ کا رنگ بھرتا ہے خلدِ حیات میں
بوتا ہے بیج دہر میں بغض و عناد کے بھولا ہوا ہے سارے سبق اتحاد کے
برقِ تعصبات گراتا ہے ہر جگہ امن و اماں میں آگ لگاتا ہے ہر جگہ

انساں جبینِ زندگی و دیں پہ داغ ہے
انسانیت کے دامنِ زریں پہ داغ ہے

کاش آئے پھر وہ گردشِ دوراں میں انقلاب پیدا ہو جس سے فطرتِ انساں میں انقلاب

نفرت کی آگ پہلوئے انساں میں سرد ہو
انساں کے دل میں سوزِ محبت ہو درد ہو!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آدمیت

آدمیت کیا ہے، دردِ دل سے رہنا بیقرار / موج کی صورت تڑپنا لوٹنا سیماب وار
دل کے خاکے میں وفا کا رنگ بھرنا شوق سے / بات کی خاطر ضرورت ہو تو مرنا شوق سے
روح کو شفّاف کرنا جذبۂ ایمان سے / ذہن میں کرنا اُجالا جلوۂ ایقان سے
خود کو قائم رکھنا سیلابِ بلا کے سامنے / شمع روشن کرنا طوفانی ہوا کے سامنے
دُوسروں کے غم کو اپنا غم سمجھنا دہر میں / دُوسروں کے دم کو اپنا دم سمجھنا دہر میں
غم کو اصلِ شادمانی جان کر کرنا قبول / سم کو شہدِ زندگانی جان کر کرنا قبول
دیکھ کر تکلیف میں اوروں کو ہونا بیقرار / پھُونکنا دل کو پرائی آگ میں پروانہ وار

رشوت

اے بشر کیا تیری غیرت کا تقاضا ہے یہی / صدق و انصاف و مروّت کا تقاضا ہے یہی
تو مٹا دے آدمیت کا ہر اِک زرّیں اصُول / خاک کے اندر ملا دے توڑ کر خوش رنگ پھُول
چھوڑ کر نیکی کا دامن تو بدی کا ساتھ دے / روشنی ٹھکرا کے شب کی تیرگی کا ساتھ دے
تجھ سا ہو بالغ نظر اور دامِ رشوت میں اسیر / چند سکّوں کے عوض میں بیچ دے اپنا ضمیر

تجھ پہ رحمت کی جگہ لعنت برسنی چاہیے
برق گرنی چاہیے آفت برسنی چاہیے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سوزِ بیوگی

(ایک بیوہ کی فریاد)

دورِ فلک یہ طُرفہ تماشا دکھا گیا ۔۔۔ بزمِ نشاطِ عشق میں ہلچل مچا گیا
محشر بپا کیا کہیں فتنہ جگا گیا ۔۔۔ خورشیدِ بخت برجِ نحوست میں آ گیا
تقدیر شرط باندھ کے عشرت سے سو گئی
دُنیا مری نگاہ میں تاریک ہو گئی

وہ جب اسیرِ حلقۂ دامِ بلا ہوئے ۔۔۔ آماجگاہِ ناوکِ حُکمِ قضا ہوئے
تب میرے دل میں سینکڑوں محشر بپا ہوئے ۔۔۔ وہ کیا طلسمِ نقشِ جہاں سے رہا ہوئے
چاروں طرف سے ظُلم کی فوجوں میں گھر گئی
دریائے بے کنار کی موجوں میں گھر گئی

میرا وجود درخورِ بزمِ وطن نہیں ۔۔۔ یہ پھول اب تو لائقِ صحنِ چمن نہیں
اک دشمنی پسند یہ چرخِ کہن نہیں ۔۔۔ وہ شاخ ہی نہیں ہے جو ناوک فگن نہیں
میرے غموں میں اب کوئی شامل نہیں رہا
اس بحرِ بیکراں کا وہ ساحل نہیں رہا

تکمیلِ آرزو میں دلِ خام رہ گیا ۔۔۔ ہونٹوں تک آتے آتے لبِ جام رہ گیا
بادہ کشی کا مُفت میں الزام رہ گیا ۔۔۔ ہر چند اپنے قصد میں ناکام رہ گیا
آغاز ہی مُرقعِ انجام ہو گیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہمدردین کے ہر کوئی نشتر چبھو گیا

وہ بزمِ انبساط کی صحبت نہیں رہی ــــ وہ دل نہیں رہا وہ طبیعت نہیں رہی
وہ ابتدائے عشق کی لذّت نہیں رہی ــــ یعنی وہ میری پہلی سی حالت نہیں رہی

اَب تو غمِ فراق کا رونا ہے ہر گھڑی
رو رو کے اپنی جان کا کھونا ہے ہر گھڑی

وہ کیا گئے کہ مجھ پہ قیامت گذر گئی ــــ برچھی سی ایک دِل سے جگر تک اُتر گئی
شانوں پہ زلف بن کے شبِ غم بکھر گئی ــــ آنکھوں سے نیند کی طرح اُڑ کر نظر گئی

مُردوں میں جیتے جی مرا اب تو شمار ہے
آ مرگِ ناگہاں کہ ترا انتظار ہے

یوں تو ریاضِ دہر میں سب کچھ ہے کیا نہیں ــــ لیکن کہیں بھی صورتِ رنگِ وفا نہیں
اِس غم نصیب دِل کا کہیں آسرا نہیں ــــ اِس ناؤ کا بھنور میں کوئی ناخدا نہیں

کھانے کا کچھ مزا ہے نہ پینے کا کچھ مزا
سچ پوچھیے تو اَب نہیں جینے کا کچھ مزا

جِسکی بہار اُجڑ گئی وہ گلستاں ہوں میں ــــ جِسکی متاع لُٹ گئی وہ کارواں ہوں میں
جو بجلیوں میں گِھر گیا وہ آشیاں ہوں میں ــــ خاک و غبارِ رہگذارِ جہاں ہوں میں

دِل تو وہی ہے دِل میں کوئی آرزو نہیں
اِک پھول ہوں کہ جسمیں کوئی رنگ و بو نہیں

ہر صبح صبحِ غم ہے تو ہر شام شامِ غم ــــ پھیلا ہوا ہے چاروں طرف ایک دامِ غم
دِل پر محیط ہو گیا رنگِ دوامِ غم ــــ ہر لحہ اشک دیتے ہیں تازہ پیامِ غم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سازِ طرب میں کوئی ترانہ نہیں رہا
دُنیا میں میرا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا

زندہ تھی جن کے دم سے وہ آنکھیں چرا گئے
بس دُور ہی سے دیکھکے دامن بچا گئے
دِل سے امید و بیم کے پردے ہٹا گئے
اِک آگ سی مرے تن و جاں میں لگا گئے

سب داغ دل کے دُھل گئے اشکوں کی دھار سے
اچھا ہوا کہ راز محبت کے کھُل گئے

رہ رہ کے دل سے اُٹھتی ہے فریادِ زندگی
لرزی میں آگئی ہے یہ بُنیادِ زندگی
کبتک سہا کرے کوئی بیدادِ زندگی
کہنا پڑے گی اب مجھے رُودادِ زندگی

اشکوں کے ساتھ خُونِ جگر پی رہی ہوں میں
مرنیکی آرزو میں ابھی جی رہی ہوں میں

چور بازاری

ہوئے آزاد ہم لیکن وہی ہے ذِلّت و خواری
جہاں میں زیست کی بازی ہمی ہمنے جیت کر ہاری
وہی سرمایہ داری ہے وہی اسکی فسوں کاری
وہی مفلس وہی اس کی ہے محتاجی و لاچاری
وہی ہر شعبۂ ہستی میں ہے رشوت کی سرداری
وہی ہر جنس میں ہوتی ہے اب بھی چور بازاری
وہی اُترے ہوئے چہرے وہی سہمے ہوئے جذبے
وہی ہر سِمت کو بڑھتا ہوا سیلاب بیکاری

اُٹھو اس زندگی کے نقشِ کہنہ کو بدل ڈالیں
نئی محفل بنائیں اور کریں آدابِ نو جاری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چراغ

اے چراغ اے آئینہ دارِ جمال
اے گُلِ رنگینِ گلزارِ جمال

تو فروغِ بزمِ آب و گِل ہے کیا؟ تو کسی عاشق کا زندہ دِل ہے کیا؟
تو کسی بیوہ کا گرم آنسو ہے کیا؟ تو کسی فردوس کا جگنو ہے کیا؟
تو کسی شہ کے تاج کا موتی ہے کیا؟ تو کسی کی رُوح کی جوتی ہے کیا؟

جانے کس کی آنکھ کا تارا ہے تو!
ہر کسی کو دہر میں پیارا ہے تو!

بن کے رونق تو ہر اِک محفل میں ہے تیرا نقشِ پا ہر اِک منزل میں ہے
مسجدوں کی پُرسکوں محراب میں مندروں کی منزلِ پُرتاب میں
میکدوں کی بزمِ ناؤ نوش میں گلرخوں لی محفلِ گل پوش میں
صوفیوں کی بزمِ وجد و حال میں عاشقوں کی بزمِ قیل و قال میں
مفلسوں کے خانۂ ویران میں بادشاہوں کے حسیں ایوان میں

ظلمتوں پر مسکراتا ہی رہا
زندگی بھر جگمگاتا ہی رہا

تو نے ہر ماحول کو روشن کیا اِک نیا آدرش عالم کو دیا

تجھ سے سیکھے کوئی قربانی کا ڈھنگ
جل کے دیتا ہے جہاں کو آب و رنگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یومِ برقؔ

(نذرِ عقیدت بحضور منشی مہاراج بہادر برقؔ دہلوی)

تری روشن دماغی پر ہیں نازاں آسماں والے — تری نازک خیالی پر ہیں حیراں گلستاں والے
تری عظمت کے قائل دل سے ہیں سارے جہاں والے

سخن دانوں کی محفل میں تو شمعِ حسنِ محفل ہے — ستاروں میں ضیا افروز مثلِ ماہِ کامل ہے
سمجھتے ہیں تجھے سالار اپنا کارواں والے

کہیں الفاظ میں حسنِ حقیقی کی ہیں تصویریں — کہیں اشعار میں رمزِ محبت کی ہیں تفسیریں
ترے دیواں کو جامِ جم سمجھتے ہیں جہاں والے

کہیں آنسو کہیں نغمے کہیں جلوے جوانی کے — ترے اشعار آئینے ہیں حالِ زندگانی کے
کہ جنمیں اپنی صورت دیکھ لیتے ہیں جہاں والے

کہیں حُبِّ وطن کی آگ لفظوں میں بھری دیکھی — کہیں منظر نگاری کی حسیں جادوگری دیکھی
وہ تشبیہیں ہیں جن پر ناز کرتے ہیں زباں والے

جہاں تو نے ذرا برقِ جمالِ شعر چمکائی — وہیں اِک زندگی کی لہر سی دوڑی نظر آئی
تری شعلہ نوائی پر ہیں چپ شبنم ستاں والے

ترے اشعار نے رنگِ قبولِ عام پایا ہے — جہاں میں تو نے اپنی شاعری سے نام پایا ہے
"ہمیشہ یاد رکھیں گے تجھے ہندوستاں والے"

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہولی

ہر ایک پھول ہوا رنگ بار ہولی میں
ہر ایک شاخ ہے صورت نگار ہولی میں

گلوں سے موجِ شفق رنگ کھیلنے آئی
عجب ہے ارض و سما پر بہار ہولی میں

وہ سرخپوش گلستاں میں رنگ کھیلا ہے
گل و سمن پہ ہے طرفہ نکھار ہولی میں

ہر ایک چیز سے رنگِ وفا ٹپکتا ہے
شہید عشق کی ہے یادگار ہولی میں

کچھ اس طرح سے ہوئی گل پہ شبنم افشانی
قبائے گل ہے جواہر نگار ہولی میں

جدھر نگاہ اٹھی سرخیاں نظر آئیں
ہر ایک شے ہے فسانہ نگار ہولی میں

ہے کائنات میں جوشِ نمو کی جنبش سے
ہر ایک ذرّہ کا دل بے قرار ہولی میں

قدم کے نیچے ہے فرشِ زمرّدیں رعنا
ہے سر پہ سایۂ ابرِ بہار ہولی میں

رازِ مسرّت

نذرِ شب ہو گئے کتنے ہی ستارے اے دوست
تب کہیں صبح کے جاگے ہیں نظارے اے دوست

کتنے طوفانِ بلا سر پہ گزارے اے دوست
تب کہیں جا کے لگی ناؤ کنارے اے دوست

کتنی معصوم تمنّاؤں کا خوں کر ڈالا
تب کہیں جا کے گلستانِ مسرّت مہکا

صبح کا نور، خوشی، اور سکونِ ساحل
تو اگر چاہتا ہے تجھ کو سدا ہوں حاصل

دل کو انساں کی محبّت میں سمو دے اے دوست
زندگی خدمتِ انساں میں کھو دے اے دوست

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شاعر سے

نہ کھول عارضِ محبوب کی کتابوں کو
نہ چھیڑ نالہ و فریاد کے ربابوں کو

فضول تذکرۂ جورِ آسماں مت چھیڑ
ہزار بار کی دہرائی داستاں مت چھیڑ

نہ سن حرم کی صدا اور نہ دیر کی آواز
کہ ہو گئے ہیں یہ دونوں بہت پرانے ساز

نئی فضا ہے نیا دور ہے نئی محفل
نیا سفر ہے نئے راہرو نئی منزل

بلا رہی ہے تجھے اپنے وقت کی آواز
سنبھال ساز نیا توڑ دے پرانے ساز

نکال راگ نئے سازِ زندگانی سے
اچھال حسن کے موتی یمِ جوانی سے

سخن کے ساز پہ گا کر وطن کے پیار کا راگ
ہر ایک دل میں لگا دے وطن کے پیار کی آگ

جلا دے شعلۂ آواز سے ستم کا جہاں
اور اس کی راکھ پہ تعمیر کر کرم کا جہاں

جگا دے نیند سے انساں کو بن کے دل کی پکار
بدل دے مہر و محبت سے نفرتوں کا شعار

جو بے عمل ہیں انھیں بھی عمل نشاں کر دے
کنارِ بحر کو موجِ یمِ رواں کر دے

مٹا دے یاس کو وہ نغمۂ امید سنا
ہر ایک شب کو نئی صبح کی نوید سنا

سخن کے زور سے جمہوریت کو بخش دوام
ملوکیت کو سنا مرگِ ناگہاں کا پیام

سنا کے تیغ کے قصے دلوں کو گرما دے
وہ بخش جرأتِ دل موت کو جو شرما دے

بجا کے چین کی بنسی فضائے عالم میں
ابھار جذبۂ نیکی کو قلبِ آدم میں

تری صدا سے صداقت کی روح جاگ اٹھے
تری غزل سے محبت کی روح جاگ اٹھے

نوائے زیست سے پُر ساز ہوں ترے اشعار
ضمیرِ قوم کی آواز ہوں ترے اشعار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رام

کوئی مستِ بادہ و جام ہے کوئی محوِ رقص و خرام ہے
کوئی صرفِ شعر و کلام ہے کوئی محوِ تیغ و نیام ہے
مجھے دو نہ رنگ کی دعوتیں مرے دل کی آنکھ میں رام ہے

مجھے کوئی روگ ستائے کیوں مجھے کوئی رنج رُلائے کیوں
مرے دل کو آگ جلائے کیوں مری خاک چرخ اُڑائے کیوں
مجھے خوفِ گردِ الم نہیں مرے دل کی آنکھ میں رام ہے

نہ ہے آنکھ کو کوئی جستجو نہ ہے قلب کو کوئی آرزو
نہ ہے ذوقِ سیرِ بہارِ جُو نہ ہے شوقِ شہرتِ کُو بکُو
مرا دل دلیلِ بہشت ہے مرے دل کی آنکھ میں رام ہے

ہے چمن کو خواہشِ رنگ و بو ہے گہر کو خواہشِ آبرو
ہے گھٹا کو برق کی جستجو ہے ہوا کو سانس کی آرزو
مجھے آرزو ہے نہ جستجو مرے دل کی آنکھ میں رام ہے

نہ شرارِ فسق و فجور ہے نہ ہوائے کبر و غرور ہے
نہ فریب ہے نہ فتور ہے مرے گھر میں نور ہی نور ہے
مرے دل سے پوچھ نہ ہمنشیں مرے دل کی آنکھ میں رام ہے

کہا پھول نے مجھے پھول کر مرے آب و رنگ پہ کر نظر
مری آب آبِ حیات اثر مرا رنگ رنگِ وفا مگر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مری ضو بہار نگاہ ہے مری بُو بہارِ مشام ہے
کہا میں نے ہنس کے اے بیخبر نہ بہارِ حال پہ ناز کر
تری آب آبِ سراب اثر ترا رنگ رنگِ فنا ثمر
مری زندگی کو دوام ہے مرے دِل کی آنکھ میں رام ہے

شباب

شباب آیا غمِ دِل کے جواں ہونے کا وقت آیا
سُلگتی آگ کے شعلہ فشاں ہونے کا وقت آیا
اُمنگوں کے مچل کر بیکراں ہونے کا وقت آیا
شگوفوں کے چٹک کر گُلستاں ہونے کا وقت آیا
نظر نے خاک کے ذرّوں کو تاروں کی ضیا بخشی
رہِ پامال کے اب کہکشاں ہونے کا وقت آیا
دلِ بے مدّعا میں اضطرابِ شوقِ پیہم ہے
ہر اِک قطرے کے بحر بیکراں ہونے کا وقت آیا
محبّت کے ستم سہنا نہ اُف کرنا نہ کچھ کہنا
زباں رکھتے ہوئے بھی بے زباں ہونے کا وقت آیا
تخیّل پستیوں سے اُڑ کے جا پہنچا بلندی پر
غُبارِ خاکِ رہ کے آسماں ہونے کا وقت آیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پندرہ اگست

یہی وہ دن ہے آزادی کی جب پہلی بہار آئی
چمن میں ناچتی گاتی نسیمِ لالہ کار آئی
ہر اک ٹہنی پہ پھولوں کی قطار اندر قطار آئی
گھٹا کے روپ میں خود رحمتِ پروردگار آئی
شبِ تاریک کے پردے سے باہر آفتاب آیا
ہر اک ذرّہ پکار اٹھا جہاں میں انقلاب آیا

یہی وہ دن ہے جب نخلِ تمنّا میں ثمر آیا
غریبوں بے کسوں کے آہ و نالہ میں اثر آیا
غلامی کی شبِ یلدا کو پیغامِ سحر آیا
قفس اک خوبصورت آشیانہ پھر نظر آیا
پرِ پرواز مرغِ شوق دل کو مل گئے پھر سے
تمنّاؤں کے پژمردہ شگوفے کھل گئے پھر سے

دلِ پُر آرزو کو شانِ مستقبل کا خواب آیا
ہر اک ذرّے کی خلوت گاہ میں خود آفتاب آیا
ستاروں کے حسیں جھرمٹ میں ہنستا ماہتاب آیا
زمیں اُڑ کر فلک پر آ گئی وہ انقلاب آیا
نظر آنے لگے چاروں طرف سامانِ رعنائی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رگ و پے میں سُرور آیا نظر میں رُوشنی آئی

نئی دنیا نئے ساماں نئی محفلِ نظر آئی
نئے رہرو نئے جادے نئی منزلِ نظر آئی
نئی اُلجھن نئے عُقدے نئی مُشکلِ نظر آئی
غرض طُرفہ تماشا بزمِ آب و گِل نظر آئی

اِدھر اُمّید کے رُوشن ستارے کچھ نظر آئے
اُدھر شک کے گھنے سائے دل و جاں میں اُتر آئے

یہی دِن ہے ہوئے جب مُلکِ خستہ حال کے ٹکڑے
ہوئے پنجاب کے ٹکڑے ہوئے بنگال کے ٹکڑے
اُڑے تہذیبِ آدم کے سُنہرے جال کے ٹکڑے
گرے کٹ کر کہیں ماں کے کہیں اطفال کے ٹکڑے

یہی وہ دِن ہے جب اغیار کی اُمّید بر آئی
سحر آئی وطن میں ظلمتیں کے لے کر سَحر آئی

یہی وہ دِن ہے جس کے ساتھ ساتھ آئی قیامت بھی
دلوں میں جاگ اٹھی نفرت بھی دیرینہ عداوت بھی
نہ کام آئی ہزاروں سال کی آپسمیں الفت بھی
وہ حشر اٹھا کہ اب تک رو رہی ہے آدمیّت بھی

جو ایوانوں میں رہتے تھے وہ بے گھر ہو گئے سارے
جو اپنے وقت کے قارُوں تھے بے زر ہو گئے سارے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہی وہ دِن ہے جو آبِ بقا تیغِ دو دم بھی کچھ ہے
یہی وہ دِن ہے جو ابرِ کرم برقِ ستم بھی کچھ ہے
یہی وہ دِن ہے جو دوزخ بھی ہے باغِ ارم بھی ہے
کچھ احساسِ خوشی دِل میں ہے کچھ احساسِ غم بھی ہے

نہ پوچھو ہم سے کیونکر زندگی کے دِن گزرتے ہیں
یہ حالت ہو گئی ہے اب نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں

دعوت

بادۂ خواب سے سرشار رہیگا کبتک — دامِ ظلمت میں گرفتار رہیگا کبتک
صبح کے جلوے سے بیزار رہیگا کبتک
اُٹھ کہ خورشید کو ابھرے تو بہت دیر ہوئی

پھول دامن میں لئے بادِ صبا آبھی چکی — گوشے گوشے میں شعاعوں کی ضیا آبھی چکی
ذرّے ذرّے میں جوانی کی ادا آبھی چکی
اُٹھ کہ خورشید کو ابھرے تو بہت دیر ہوئی

جو پجاری ہیں وہ معبود کے پاس آ پہنچے — قافلے منزلِ مقصود کے پاس آ پہنچے
تشنہ لب چشمۂ مفقود کے پاس آ پہنچے!
اُٹھ کہ خورشید کو ابھرے تو بہت دیر ہوئی

زندگی ایک نئی راہ دکھاتی ہے تجھے — زندگی ایک نیا گیت سناتی ہے تجھے
زندگی عرصۂ ہستی میں بلاتی ہے تجھے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُٹھ کے خورشید کو ابھرے تو بہت دیر ہوئی

دل کو ہستی کی کشاکش میں پھنسا کر تو دیکھ
چھوڑ ساحل کو تو منجدھار میں آ کر تو دیکھ
موج طوفاں میں سفینے کو بہا کر تو دیکھ
اُٹھ کہ خورشید کو ابھرے تو بہت دیر ہوئی

تیرے قدموں سے لپٹنے کو ہے منزل بیتاب
تیرے جوہر کے پرکھنے کو ہے محفل بیتاب
تجھے اپنانے کو فطرت کا بھی ہے دل بیتاب
اُٹھ کہ خورشید کو ابھرے تو بہت دیر ہوئی

شوقِ بیباک کی جرأت کی ضرورت ہے ابھی
زیست کو سوزِ محبت کی ضرورت ہے ابھی
اور تھوڑی سی قیامت کی ضرورت ہے ابھی
اُٹھ کہ خورشید کو ابھرے تو بہت دیر ہوئی

کانگریس

ہر حال میں قرار کا ساماں ہے کانگریس
گویا سدا بہارِ گلستاں ہے کانگریس

گاندھی کے خون ہی جو رخِ زندگی پہ ہیں
اُن سرخیوں کی شمعِ فروزاں ہے کانگریس

گھر گھر ہے جس کے دم سے محبت کی روشنی
انسانیت کا وہ مہرِ رخشاں ہے کانگریس

پھولوں کی آبرو ہی نہیں ہے اُسے عزیز

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کانٹوں کی لاج کی بھی نگہباں ہی کانگریس

بھٹکے ہوؤں کو راہ پہ لانے کے واسطے

روشن چراغِ رحمتِ یزداں ہی کانگریس

منظور اُسے ہے سارے زمانہ کی بہتری

فخرِ وطن ہی نازشِ دوراں ہے کانگریس

اے نوجواں

اے نوجوانِ قوم اے رُوحِ روانِ قوم

ماضی کی دِل گُداز حکایت کو بھُول جا

کیونکہ بنی ہے صبحِ مسرّت شبِ اَلم

اُس خوفناک عہدِ مصیبت کو بھُول جا

کیونکہ بہے ہیں خوُن کے دریا ہر اِک طرف

اُس ناگوار تلخ حقیقت کو بھُول جا

کیونکہ لُٹی ہیں جو ھمہ عصمت کی دولتیں

اُس چشمِ بد دورِ قیامت کو بھُول جا

کیونکہ وطن کے جسم کے ٹکڑے گئے، گئے

اغیار کی ذلیل شرارت کو بھُول جا

بجلی کی زد میں تیرا نشیمن ہے آجکل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

صیّاد کی نگاہ میں گلشن ہے آجکل
تیری طرف ہیں ملک کی آنکھیں لگی ہوئی
اُٹھ اور اپنا جوہرِ دل آشکار کر

ہر دل میں ایک مشعلِ علم و عمل جلا
ہر گُل کو آشنائے جمالِ بہار کر

دے کر ہر اک بشر کو سبق اتحاد کا
حق دارِ لطف و رحمتِ پروردگار کر

دامن میں بھر کے امن کی زرّیں تجلّیاں
عالم کے گوشے گوشے کو اِک جلوہ زار کر

اپنے لہو سے خار و گل و یاسمین کو سینچ
یوں استوار باغِ وطن کی بہار کر

سارے جہاں میں تیری شجاعت کی دھاک ہو
تیرے مقابلے میں جو آئے وہ خاک ہو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri